

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>جو کشتائے بحر ثنائے خدا ہوا بیت خدا قصیدے کی ہر فرد کیون بن ہوا روشن رقم قلم جو ہوا اسکے نور سے کی ہے جو میںے نعت ملا یہ صلا مجھے کب خضر کی تلاش ہو صحر آخسترمین</p>	<p>ہر شعر او سکار شک در بے بہا ہوا مصرع ہر اک ہی ذکر سے حق تک بہر ہوا نقطہ ہر ایک سیاہی کا بدر الدجا ہوا صل علی کہین تو کہین حربا ہوا وہ راہبر میراجو و مان رھنما ہوا</p>
---	---

کاہیدہ شکل کاہ رما تن جو تھرمین
 علامہ جذب شوق اوسی کہر با ہوا

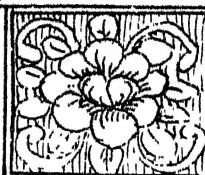
<p>صحن اونکے باغکا ہی چرخ اخضر دیکھنا اوس لب و دندان رشک لعل و گوہر دیکھنا نخل کو پھر سایہ نہیں ہوا سائے سایہ نہ تھا پر نور و نبی سے گل بنا ہی سرخرو</p>	<p>نسرین کی شکل سے گلشن میں اختر دیکھنا اس کاہیر اکھانا اوس کی موت احمد دیکھنا قامت حضرت ہی نخل رب اکبر دیکھنا بندہ آزاد سے نخل صنوبر دیکھنا</p>
---	---

آفتاب حشر کیا ہی روئے انور دیکھنا
میری طبع روشن و رنگیں کا جو ہر دیکھنا
خوشہ چین طرہ مشکین ہے عنبر دیکھنا
ہوا اگر منظور حضرت ہی کے در پر دیکھنا
گلشن دل کا ہمارے تاباں گلر دیکھنا

ماہ کیا ہی چرخ پر خسار تا بانگ ہاں عکس
جب در دندان لعل کی میں لکھوں تینا
سکے عالم میں ہو اسکی ہی ملبوم مشام
ہی ہی گشت گمان شہت الفت کا پتا
خرمن افلاک کو ہمہ نگ کھاستر کیا



پایوں اور کارہون علامہ بہت کہان
اونکے فعلین بقدر کس کے مقدر دیکھنا



مجہ پہ ہے عکس فکں مہر منور میرا
شاخ طوبی سے بنا خاتمہ خوشتر میرا
اور رگ جلنے رہے دوختہ مسطر میرا
کہہ ہی دیتے ہیں ملک چرخ پہ منبر میرا
شعر رنگیں کا تو لکھنا ہی ہے جو ہر میرا
دراقدس کے رہے سلائے بستر میرا
کاتبین کیوں یہ سید کہتے ہیں دفتر میرا
رہ غامیہ زنبی ہے وہی رہ میرا
ماں آدم و عالم جو میسر میرا
جسکا شعر شفاعت کو ہو محضر میرا

ای فلک آج بلندی پہ ہے اختر میرا
پردہ چشم عقیدت ہی مرا صفی مشق
روشنائی ہو سودا تو لکھوں نعت بنی
جب بیان کرتا ہوں میں مہج شہ عشق نشین
عرض کرنی ہے مجھے وصف لعل نبی
محکو فردوس میں جانیسے ہی ہی منظور
ابر حرم ہی شفیع اپنا مشادے دم میں
گم رہی کانھیں کچھ حشر کے میدان میں خیال
انبیا خوف الہی سے رہیں جب مضطر
حرز جان کیوں نہ کروں دفتر نعت سرور

دیکھ پاؤں جو انہیں شہر کے دہائی علام
سر جھکیں قیام شہر پہ سر میرا

<p>جو ذکر ہے تیرا سو بھولا یا نہیں جاتا کبتک وہ سنا سے کہ سہایا نہیں جاتا اسم حجر کا غم نہ سے کہ آیا نہیں جاتا وان تک مرا نا لا بھی خدا یا نہیں جاتا جل بگلے پر اشک بھایا نہیں جاتا مردہ کبھی مومن کا جلا یا نہیں جاتا نہان فور سے لگے کہی سایا نہیں جاتا</p>	<p>جون مشک ہی یہ عشق چھپایا نہیں جاتا دریاے محبت کا تیرے جوش ہی دہین پر شور ہی دل یا دین رو نکلیں گے پابند ہوس دل ہوا جہنم غنق من دل جلکے بکھا شمع نبوت پہ ہمارا کس طرح جلے آتش و زرخ سے میرا جسم جنت میں بچائے کوئی جنتک نہ لیجے</p>
---	---

شش پوش شکوکات سے علام ہو کیونکر
یہ نور یقین دہین چھپایا نہیں جاتا

<p>سکھتا ہوں غلو پر میں تصلف نہیں کرتا سننا ہوں یہ دل حق سے تخلف نہیں کرتا مداح نہیں وہ جو تکلف نہیں کرتا تبعیت دین میں جو تصرف نہیں کرتا قرأت میں کبھی سورہ پوسف نہیں کرتا گنیخہ قادن پہ بھی میں تہ نہیں کرتا</p>	<p>میں نبت کے کہنے میں توقف نہیں کرتا کہتے ہیں بیان فلسفہ ہر چند دلائل مصحف میں خدا کوئی شاکر تا ہے بیحد ہی صاحب ایمان ہی صاحب سلام جنتک نہ رہیں رخ کا تصور تری جھکو پر ہی درم اغ محبت سے مراد دل</p>
--	---

علام وہ راسخ ہی محقق ہی وہی ہے
بے غلطی کے جو شوق تصوف نہیں کرتا

طوطی کے روش پر ہوا شیریں دہن اپنا
کیونکر نہ گلستانِ جنان ہو وطن اپنا
کیونکر کلمہ بولیں نہ سر و دامن اپنا
کاغذ کا زبان نے ہی کہا میر سن اپنا
شمشیر ہوا عدا کے لئے یہ سحر اپنا
بخائے خریدہ ابھی دُرِ عدل اپنا
ہو جائے مسخر ابھی ملک ختن اپنا

دلِ انخون سے ہی عشقِ نبی کے چمن اپنا
جب ہی دل پر داغِ طہانِ صورتِ طاؤس
لکھتا ہوں جو میں صوفیِ خ و قامتِ سرو
بے دینوں کی کج بختی سے جو جب ہر فریاد
گر مگر کہ بزمِ مین ابرو کی صفت ہو
مخِ دُر و ندان جو سنیں کانِ ضد کے
اگر سیوی مشکیں کا اگر ذکرِ کرین ہم

علام میں مباح شہِ عرش نشین ہوں
ہی مسکنِ نو فکر کا چرخ کہن اپنا

رہیگا نافہ میں مشکِ ختن نہان کیا
نشانِ دیکھو دکھاتی ہی لکھن کیا
مجھ سے بھول گئے خانہٴ مغان کیا
بنی کے ذکر کو جانوں نہ فیضان کیا
سطحِ عرش نشین تھا یہ آسمان کیا
سمومِ جرم سے کیا خوف اور خزان کیا

چھپتے سے چھپے عشقِ شہِ زمان کیا
براقِ کارِ ماسِ براج میں فلکِ ثال کیا
نہ دیکھی آتشِ بے دودِ روئے پاک اگر
ہوئی ہے تیزِ طبیعت بیانِ ابرو میں
اشارہ کی تھی فقط دیر ہو گیا مشق
چمنِ تو دل کا ہی سرسبز ابرِ رحمت سے

نبی خدا کے ہیں مدعو طفیلی امت ہے
پھر اوس کو چھوڑیگا علامہ مین باب کیا

محمد نہوتے زمانہ نہوتا کہیں انبیا کو نہوتا ٹھکانا سدا طیر روح بے بال رہتا کہان پاتے حمد سیلان خدا سے توسط کے درجے میں کب خیریت تھی	کسی کا جہان میں فسانہ نہوتا اگر آپکا استمانہ نہوتا جو در پر ترے ہشیانہ نہوتا ترا لطف گر شامیانہ نہوتا اگر قد اقدس میانہ نہوتا
--	---

مدینہ ہی تھا لامکان ہو کو علام
اگر خشت سے دمان جو خانہ نہوتا

نعت نبی کے کہنیکا کہا کم صلہ ملا مقصود من رانی سے روتی خدا کی بحر قرب نبی کا شوق را دلین پہلے جسے پہنچا مریض عشق نبی گردینے تک مات اگیا جو روضہ اقدس کا کچھ غبار آنسو کا قطر جسے گرایا ہے عشق میں پہونچا وہ شایق آپکا فوز عظیم کو مانع نہ جذب قلب کی کاہیدگی ہوئی	مداحے رسول کا مان مدعا ملا جسکو نبی ملا اوسی رب العلام ملا ہمسایہ نبی اوسی روز جزا ملا روضہ نبی کا لگیا دار الشفا ملا اہل نظر کہیں گے ہمیں تو تنیا ملا بحر عطا سے اسکو درجے بہا ملا جب مل چکا مدینہ تو عرش علا ملا جب ذرہ مدینہ ملا کہر با ملا
--	---

پہرے عروج کے لئے وہ اک کندہ ہو | دامان مصطفیٰ جو بدست دعا ملا

کر لو وسیلہ اپنا جو ذات حضور کو
علامہ جانو مقصد دل بر ملا ملا

سمو تیرے بوسے میں بستان ہزارا | گلچیں کے گل سے بھر گئے دامان ہزارا
نچہ پشاور اس لئے میں جان ہزارا | زندہ تیرے نگہ سے میں بجان ہزارا
منکر ہے حسن پاک کا بے بہرہ دین صفت | کرتے ہیں جسکو صاحب ایمان ہزارا
دلیر تیری چہرے کے جاؤں نہ سوئی خلد | گرمستیں کرے میرے رضوان ہزارا
عالم تمام بھوکے ہیں رو ملیج کے | خوان کرم پہ تیرے میں مہمان ہزارا
حاصل شفا و رودے ہوتی ہر گتہری | ہوتے ہیں تنگ کر کے جو دریاں ہزارا

جا کر کرونگا عرض نبی کے حضور میں
علامہ دلیں میں میرے ارمان ہزارا

لکھا جائے مسلسل شعر میں جب ذکر گریو کا | بنے طوق و سلاسل پہرے پیدائار انوکھا
بھلا کس طرح کم جانیں ہم اوسکو تیج بران سے | کرے کافر کو جب بجا ان اشارہ آؤ ابرو کا
تصویریں قد و لہجہ کے سیل اشک بہتو میں | نظر میں پہر گیا عالم میر سر و لب جو کا
سر سرور کو جب سر نامہ مصحف کہو با بنوم | نہ کیونکر تیرے لب سے افسانہ ہو و عکس ابرو کا
خطا ہی نسبت چشم نبی ہو ایک وحشی سے | کر گیا ذکر ہم چشمو نہیں باد چشم آہو کا
انہیں ہی صرف خامہ صرف تسوید بیان خط | زبان مزاح ہی گویا ہمارے تن کے ہر مو کا

ہی اوس شک میں کامیاب کا وارث تھا جو کون
نہیں خدائے دل بیاہری ہوگی

عجب کیا رو میں کر چربی میں اہل دل علام
کرے نالان خزان میں بدلو کو ذکر کار کا

آتشِ فرقت سے جل کر سینہ مجھ ہو گیا
کیون نہ جو حیرت صفا آئینہ رخ سے تیرے
آشنائے بحرِ عشق گو ہر دندان ہی دل
آپنے دالالِ عاب اپنا جو آبِ تنویر میں
کیون نہ سنبھل سنبھل ہو ہر سوچ کا پھول
جب لکھا خاکے نے وصف کی سوئی ہو ہو
نامِ ظلمت نام کو باقی سوید میں نہیں

لختِ لخت درِ عیاں شکلِ شکر ہو گیا
دل ہمارا سویت سبھی ماتِ مضطر ہو گیا
سلسلہ شکو کا اپنا سلسلہ گو ہر ہو گیا
چاہنے والو کو نہ اک آب کو تر ہو گیا
سبز و صحنِ نبی جب چرخِ اخضر ہو گیا
شعرِ مطبوعِ جہان جیونِ مشکِ افروز ہو گیا
شمعِ حُبِ مصطفیٰ سے دل منور ہو گیا

کچھ خطرِ آسیب دنیا سے نہیں علام کو
اسکو افسونِ شاہ کا نام منظر ہو گیا

یہ وہ شب ہی جہیں وہ بدِ الدج پیدا ہوا
باعثِ ایجادِ عالمِ رحمتِ للعالمین
قابِ قوسین آپ کے دو ابرو خمدار ہیں
اُسے جو ظلِ کرم میں کیوں وہ بنجاشی ہ

کیون نہ یہ شب روزِ شمس الضحیٰ پیدا ہوا
مہبطِ مصداقِ لولاکِ لامپیدا ہوا
عکس سے قوسِ قزح جسکے دلا پیدا ہوا
سایہ دیوار میں اوسکے ہما پیدا ہوا

جب مریضِ عشق پیغمبرِ دل علام ہے

لے چلو شیر بزمین وان دار الشفا پیدا ہوا

گر سر بھی چرنا دین بسوار ہمارا ہم بولینگے سرور ہی ہو سرور ہمارا ہم بولینگے سرور ہی ہو سرور ہمارا یہ دیدہ گریبان ہے گہر بار ہمارا کرتا نہیں تو کئے تیار ہمارا واحد ہی یہ شربت دینار ہمارا ہر کام ہوستان جو ہی دشوار ہمارا ہو جائیگا یہ دشت بھی گلزار ہمارا ہے سایہ دیوار ہی گلزار ہمارا	ہم بولینگے سرور ہی ہو سرور ہمارا یہ دیدہ گریبان ہے گہر بار ہمارا کرتا نہیں تو کئے تیار ہمارا واحد ہی یہ شربت دینار ہمارا ہر کام ہوستان جو ہی دشوار ہمارا ہو جائیگا یہ دشت بھی گلزار ہمارا ہے سایہ دیوار ہی گلزار ہمارا
--	--

ناقص ہے مری جنس عمل حشرین علام
پر شافع محشر ہے خریدار ہمارا

تبیخ ابروی نبی سے جو ہو سہل سیراب جو دل اوس خیر مرگان کا نہو گاشتہ واسن بحر کرم ماتہ میں لیکر امت ابر رحمت کے تمنایں ہیں آنسو جاری خویش و بیگانیکو جب سیر کرے خوان تیرا ریشک یوسف کی اگر گرمی بازار سے	آب کوثر سے نہ کیوں اوسکار ہو دل تیرا آب دیدار سے جنت میں ہو شکل سیراب کیون نہ کوثر سے رحمت ساحل سیراب تیرے شیدا کے نہ کیوں ہوں سدا سیراب چشمہ فیض سے کیون نہ ہو سدا سیراب اشک حسرت سے زلیخا کے ہو چمن سیراب
---	--

اوس گل رخ پہ عرق صوٹ شبنم ہی عیان

ہوگی علام نہ کیوں چشم عنادل سیراب

رنگ خوشی سے کیوں نہ ہوا پنا گار دست
روشن ہوا ہی صورت برگ چنار دست
سیاہ کی طرح سے ہوا بقرار دست
گوہر سے مدعا کے ہوا پر کنار دست
اس درخت سے پتھر ہو نہ کیونکر تار دست
پکڑا ہوا ہے خوب قلم کی ہمار دست
رکھتا ہے اوس خوب کہیں پشت خار دست

ہی نعت لکھ کے سبز قلم پر بہار دست
اوس سر و بوستان رسالت کی لکھ کے دم
لکھ کر صفائی آئینہ روئے مصطفیٰ
دنڈان پاک کی جوشنا نظم کر چکا
ماتون کا وصف جبکہ سر دست ہو رقم
کیونکر قطار باندھے مضمون نہو کھرا
جس ماتہ سے نہ ہو ورق نعت مصطفیٰ

علام نعت کیوں مشکین کے لکھ کے اب
قبضے میں اپنے لایا ہے چین متا دست

رکھتی ہے اوس کے یاد سے دلین بہار کث
نظر نبی میں اوس کا راسا یہ وار کث
یاد او کی دلین رکھتی ہے دل و نہار کث
آنکھوں میں دیر تک نہیں رکھتا غبار کث
اک جا کہیگا کب یہہ دل بقرار کث
رکھنا خطا ہے چین میں مشک تار کث

کیونکر نہ چشم ساقی میں رکھو خمار کث
منزل گرین جو سایہ دیوار میں ہوا
روئے نبی ہے صبح شبنم زلف ہی
خاطر کدرا کجا کب عاصیوں سے ہو
سحر و فیاورخ کبھو جو نگہ کبھو
دور کی آگ میں درجہ بنگیا سیاہ

ہوئی سحلی سفر سے جو منزل فراق کی

علام کب بھلا ہے میان دیار کث

<p>مرقد پہ کیوں نہ شہ کے ہو ہر دم شمار روح ہجر نبی میں رہتی ہے جو خار خار روح سیلاب کی طرح سے ہوئی بقیار روح یاد نگاہ میں رہتی ہے ہر دم فگار روح رکھتی ہے برین نافہ مشک تار روح</p>	<p>جب شایق طواف ہوز دار و روح ہوگی کبھی تو گل وہ نسیم وصال سے آئینہ جمال منور کے یاد میں ہو کیوں نہ مجھ کو مریم زنگار خط سبر ہے جب سے دکن زلف مجھ کا اونگے عشق</p>
---	--

علام نغمہ سنج ہی طوطی کے طرح سے

ہی جب سے دام زلف نبی میں شکار روح

<p>نبی کے ناصر و نیک بدر میں رکھا علم اسخ ہیں جب زینگیں جن ملک لاج و قلم اسخ جھکا کر سر پر تشش میں رہا و کھنم اسخ خدا نے کی ہو خاک پاکی قہر نغم قہم اسخ رہی ہو ستہ صبر شکر میں شاہ ام رسخ را اوں ماہ رو کے حکم پر بدر تم رسخ عرب اور شام و روم و بحر اور ملک عجم رسخ</p>	<p>کہیں نعت نبی میں کیوں نہ ہم اپنا قلم رسخ تمہارا حکم کے منقاد کیوں کہ ہو دور و عالم نبی کی کیوں کہ نہیں تعظیم جب ہوگی انسان کو میرہ وہ محبوب عاشق ہے جسے ناخاں عالم حقیقت کا رسخ اپنے لئے کیونکر نہ ہوا جو کی کھانے شق قمر کی اون سے ہند عا بشکل دائرہ ہیں مرکز فرمان عالی پر</p>
--	---

رہی جو جبال کا سفر میں توشہ لے علام

عدم کی راہ چلنے میں رہا و سکا قدم رسخ

<p>نور شید در شان ہی جو سیمک محمد نعلین ہو عرش کے افسر شہرج انگشت اشارت ید قدرت کی ہو سہی اس ذات منور کی مین تنویر لکھوں کیا جلت اجور یا شک کی آتش میں شاید تاریک رہے گور گنگارون کی کیونکر کیونہ غیرت بستان نہو ہر کو چہ شرب کیونہ جور کے رخسار سے ہو نہو نفرت جان بچکے رکھتے ہیں کیف نقد طلب کو کرتا ہوں میں احمد سے طلب حرمت خالق</p>	<p>ہو کیون نہ قیامت قد بلائے محمد واقف نہیں جبریل وہ ہی جا کے محمد سہ پارہین وہ دوسرخ زیبائے محمد یک نور محمد ہے سر پائے محمد دیکھا ید بیضا نے کف پائے محمد روشن رہے جب شمع تولاے محمد ہے رشک جنان روضہ والاے محمد دیکھا جو کینے رخ زیبائے محمد کیونکر نہو ہمو سودائے محمد خالق سے میں رکھتا ہوں تنائے محمد</p>
---	--

علامہ محبوب مین لکھو نام تم اپنا
عزت کا تو تولا ہے تولاے محمد

<p>ہو کیون نہ شہد سے ترا آب ہن لذید شیر مینی کلام نبی یاد آتی ہے ہجر نبی مین جان کا لکھو نا نہیں تلخ</p>	<p>ہر بات ہو نبات تو ہر اک سخن لذید ہر زخم دکھا ہو گیا کام و دہن لذید شیرین کا عشق سمجھ نہ کیون کوہ کن لذید</p>
--	---

علامہ لب پہ ذکر نبی ہو جو ہر زمان
ہو کیون نہ نطق طوطی شکر شکن لذید

<p>دست بستہ صرف تعقیب قدم دو دو پہر دیکھتی گویا ہے لطف جام جم دو دو پہر اس لئے رونا ہوں امی ابرہہ کرم دو دو پہر روح شائق پھرتی ہو گرد حرم دو دو پہر سر جھکائیں کیوں نہ بالا قدم دو دو پہر بہر سکین کے بولینگے نعم دو دو پہر</p>	<p>رستان ہن تیرا گے پشت خم دو دو پہر مست چشم جان جان ہر چشم خم دو دو پہر پاک ہونا گرد عصیا آب اشک چشم سے قبضہ دل ہے نبی کاروضہ پاک اسکے شیفہ حب دیکھہ پائیں اکیو روز جزا حشر میں گھر کے امت جب نکاحہ بانی</p>
--	--

عنبر افشان و شب میلاد امی علامہ مان
 ذکر گید و اسکے کرتے ہیں ہم دو دو پہر

<p>گردن مردم بیمار ہے تلوار کے پاس ہوی مجبور قضا احمد مختار کے پاس قرۃ العین ہے وہ حب لوالا ابصار کے پاس لوگ جاتے ہیں بہت شوق زردار کے پاس جنس لیجاتے ہیں تجار خریدار کے پاس ملتی بندہ تمھارا ہے اغیار کے پاس جاگایوس ہو جدم شہ ابراہیم کے پاس رشتہ جان ہے یہ گویا یوسف فار کے پاس روش یکبہ درمی پائی تھی کھسار کے پاس</p>	<p>چشم وابستہ ہر اوس ابرو خمدار کے پاس جب کیا ہجرہ عیسیٰ کا نبی نے زندہ نرگس چشم سے حضرت کے ہو کیوں کہ تشبیہ کیوں نہ اوس رخ کے زر گلچ رہی دل ل لیجان حشر کے بازار میں دیوان نعت کب گلزار تھیں ای گنج حمیت ہو بھلا دینگے امت کو تھی وہ شفاعت کے لئے دھن مارے سودا تیر کا کل کا مجھے ذکر فیت میں چلے کیوں نہ قلم خوب میرا</p>
--	---

یوں خط سبز وہ منظور ہو مجھ کو علام
جس طرح مریخ زنگار دل افکار کے پاس

نور نبی نے دین کا روشن کیا چراغ
روشن نہ اوسکی قبر ہو کیون مثل نور ماہ
روشن جس انجمن بچھاں نبی رہے
توصیف شمع رخ جو لکھی مین تے راکو
ہر ذرہ شمس شمع کا ہر گل ہوا چراغ
حُب نبی کا سات جو لیکر گیا چراغ
منہ پر نقاب ڈالے ہو فانوس کا چراغ
فانوس دو حرف تو نقطہ ہوا چراغ
کیونکر بنے نہ ہر گل مردم گیا چراغ

علام کیون نہ ہو شب میلاد صبح عید
روشن جہان ہے رشک قمر بن گیا چراغ

ہر چمن کے بلبلوں میں چھپ چھپ اوس گل کے ہزار
ساغر می سے نہیں کم آپکے چشم طہور
کیون مشک چین کی شہرت ہو خشن ہے روم
دل ہوا ہی کرہ نار اونکے سوز عشق سے
مست جام قی کوثر کا کیا اترے خمار
اوس کا کب ہنگ ہو کون مگان دوسرا
موتیا سنبل شاخ وان عارض کا گل کے ہین
بے تامل عاشقوں کے نشہ اوس تلکے ہین
جب غنہ الان لہ خوار اوس تجھ تسنیل کے ہین
جہر و مہر دیکھو شرار میرے شور و غل کے ہین
ذکر اللہ احد ہین جو صدا قل قل کے ہین
اپنی میزان عقیدت میں یہ بیضت تلکے ہین

مبد عالم کہیں علام اوس کو ہی بجا
کیا عجب وہ نقطہ پر کار خیز و گل کے ہین

ایک اہتا کے عرصہ محشر کو رکھتے ہیں
پیش نظر تو قامت سرور کو رکھتے ہیں
افسر تو کیا اتار کے وہ سرور رکھتے ہیں
قدسی اہتا کے عرش پر منبر کو رکھتے ہیں
انگہین ہماری حبیبین گوہر کو رکھتے ہیں
مدت سے دلین خواہش کو ترک رکھتے ہیں

حامی خدا کے آگے سیمبر کو رکھتے ہیں
اے نہ اے کیا ہی قیامت کا درہمیں
وہ درتیرا کہ جب پہلک سرور رکھتے ہیں
جسم بیان نعت نبی چاہتا ہو دل
جو ہر ہی نیر اپنے عقیدت کا دیکھہ لو
محشر میں ابرور کہو میں تشنہ کام ہم

علامہ تلمو حنبت ماوا سے کیا عرض

ماوا تو اپنا روضہ اہلر کو رکھتے ہیں

روشن ہے مثل مہر نور کہان کہان
کرتے مدد میں شافع محشر کہان کہان
سیراب ہلکوسا قی کوثر کہان کہان
پہنچی ہے بوزرف معبر کہان کہان
دوبا ہوا الحم کا ہی شتر کہان کہان
پھر تار ہے لیکے ہلکومقد کہان کہان
پارہ ہوا ہی یہ دل مضطر کہان کہان
ارستہ ہیں مغل خوشتر کہان کہان
چکار ہیں میر انہیں میں کیس کہان کہان

چمکانی کا دین مہر کہان کہان
مقدین اور حشر میں اور پل صراط پر
دنیا میں اور عرصہ محشر میں کرتے ہیں
سنبیل گل میں نافہ مشک تار میں
دلین جگر میں جان میں فراق نبی سے آہ
محروم کر کے روضہ سے دشت مجاہدین
دکھلاؤں کیا میں اُنیہ حسن سے ترے
ہند و عربین جن ولادت کے واسطے
ارض و سما پہ نقش قدم کی تلاش میں

منصفہ پہ لون پہ یاد میں عارض کے موبہو
ڈٹے رہے ہیں زلف کے ارد کہاں کہاں

حب نبی کا دل میں بنا لیجو اپنے گھر
علامہ پھرتے رہتے ہو درد کہاں

عقیدت کے ترازو میں جو ہم دل لیتے ہیں
عوض میں فقہ جان کی جس رحمت مول لیتے ہیں
شک لگتے ہیں جب ہم اس رخ نگین جھنک کی
تو شک چشم میں خود جگر کو گھول لیتے ہیں
تجلی خاص ہے ذات خدا ذات حضرت کی
بشر کوئی نبی کوئی کوئی کچھ نہ بول لیتے ہیں
ہمارا نقش آثارہ گرہ لاوے اگر دل میں
نبی کے ناخن رحمت کو وہی بھول لیتے ہیں

جب ہی علامہ لکھتے ہیں صفت دندان لور کی
تو رشحات قلم کے موتیوں کو رول لیتے ہیں

کب ہر ہوس کے ترس رخ کے جواب میں
چھپتا ہو جب قمر ترے آگے سحاب میں
بے آب ہر پہ چشمہ ہر آپ کا سچ
سیراب خاک ہو دیگا تشنہ سرباب میں
تشنہ ہوں میں تو ساقی کو شر کے دیگا
شمس قمر میں جس سے سدا آب تاب میں
خوشبو عرق میں اس گل رخ کے جو ہر صبا
وہ بونہ مشک میں ہر نہ عطر و گلاب میں
اٹھے ہزار لطف شب ماہ تاب میں
اُسے جو زلف و عارض پر نور کا خیال
باقی نہ کوئی حرف ہو فرد حساب میں
پہ ہو جو اپنا نامہ اعمال نعت سے
کانتو نکو مسنے بویا ہر راہ ثواب میں
اٹکار جس نے محفل میلاد سے کیا

علامہ نے کہا اب شیریں کاکب ہر صوف

آلودہ گویا منہ کو کیا شہد نابین

اسے شوق بوشیاری نگر در پر کہیں
شاید نہیں ہے آہ میں چیرا اثر کہیں
دیتے ہیں رنج خار کہیں نیستہ کہیں
چھپتا پھرنگا ہر کہیں اور ہر کہیں

مست سے دلیں ہے مرسے شوق سفر کہیں
کب روضہ نبی کے طرف راہبر ہے بخت
دل میں غلش ہے جبر سے پاہن طلب ہیں نار
جسم طلوع شمس رسالت ہو عرش پر

جب تک نہوگا تجھ کو میت سر حضور شاہ

علام ورد نام کا رکھ ہو اگر کہیں

سبک ہیں کاہ سے کوہ گراں اور شاتے ہیں
یہ بار وہ شد گردون سنگاں اور شاتے ہیں
تو مہر ماہ ہی کچھولی دمان اور شاتے ہیں
تو لوگ کیلے خوف خزان اور شاتے ہیں
تو انکو انہوں سے کہو حیاں اور شاتے ہیں

قلم بوج مدیح زمان او تہاتے ہیں
سپر دیا ہی امت کے بار عصیان سے
بلند ہوتا ہی جسم نبی کا دست نوال
جہان کے بلخ کے میراب جب سرور ہیں
جو گئے اشک گوہر ہیں یا سرور ہیں

جو ذکر ہوتا ہے ہجر نبی کا اسمے علام

تو سکے صبا سے شور و فغان اور ہٹا ہیں

غزل تک ہی دامن قبول نیردان ماتہ میں
کلمہ گو پہنیں جو لیکر نقد ایسان ماتہ میں
چشم ترکہ تہی ہے میری انبیاں ماتہ میں
رہتے ہیں انہیں میری سیلاب عفان ماتہ میں
ہے لب جو پر دلا خور خان ماتہ میں

نعت گوین کو شفاعت کا ہی سلطان ماتہ میں
کچھ نہیں شواہی سودا سے بازار جزا
کیون نہ ہو گوہر فشان مصطفیٰ کے ہجر میں
ہوں غرق بحر غم عصیان سے ابر کرم
سرور عالم کے قد کالب پر میر کب ہی ذکر

جہان نثار دن کو نہیں ہی جتن اقدس میں درینے کیون نہ میں جا کر بہار دن رخصتہ اقدس کی خاک	لینکے ای دل بچیاور کس نے جان مابہتہ میں میری انگلیں کہتی ہیں جادو شپہ گان مابہتہ میں
---	---

نعت میں اشعار وہ زمیں لکھے علامہ
رہتے ہیں گلچین رنگ گل بیہ دیوان مابہتہ میں

اوس قدم در سے کچھ سر و چمن ملتا نہیں گل کھلے غنچے کا گلشن میں مقابل ہو جو تو قبلہ گاہ دل ہے تو وہ کعبہ اجسام ہے منزل مہر رسالت وہ منزل گاہ مہ ماہ کنگان کو کنوین چنگوئی تیری مہرنے آب و نذران ابر نیسان کیون نہوای بحر فیض یاد جب آتی ہے مجھ کو اوس گل رخی بہار	اوس صحبت سے کہی رنگ سمن ملتا نہیں غنچہ گل سے کبھی تیرا دہن ملت نہیں جامہ کعبہ سے تیرا پیر بن ملت نہیں عرش لعل سے کہی چرخ کہن ملتا نہیں دہندہ تلہ سے پرترا چاہ و فتن ملتا نہیں تیرے داتون سے کہی درعدن ملتا نہیں مجھ کو گلشن میں بحر خارج ملتا نہیں
---	--

وصف شیریں لب میں ہے علامہ وہ عذاب لیان
کوئی ایسا طوطی شکر شکن ملتا نہیں

کہو کون تصویر جان کیسختے ہیں مصور ازل کا ہے یا وہ ہر لمحہ نہیں لکھتے ہیں وصف مژگان ابرو رہن اک حایل تعلق جہان کے	ہم شغل جان جہان کیسختے ہیں جو تصویر شاہ زمان کیسختے ہیں مگر نقش تیغ و سنان کیسختے ہیں قلم نعت سے ہم کہاں کیسختے ہیں
---	--

نجات سے ہو بیکل سر و سلام
کہ ہم شکل سرور دان کیسختے ہیں

نہ حور سونگے گی پہر خلد کے چمن کی بو
کہ مشک گل سے سوا ہی تیرے دہن کی بو
وہان کی بو کی مقابل ہو کس چمن کی بو
خوش آئی اسکو نہ پہر گلشن وطن کی بو
ہو روبرو سے ہرن نافہ ختن کی بو

اگر بہشت میں پہنچے اس انجن کی بو
کرمی ہے جان کو معطر تیرے سخن کی بو
جان ہو ذکر گل رو سے سرور عالم
صبا جو نکبت شہ لیکنی اولیں کے پاس
یہ تاب کیا کہ ہو ہمزلف کا گل مشکین

جو آئے سایہ نخل کرم میں اے علام
وہ اس چمن میں نہ سونگے گل محن کی بو

گلوں کے نفت گہر کو بستا جکا جی چاہے
ادب کے سات اس محفل میں آئے جکا جی چاہے
اگر خواہش ہی ایمان کو تیرے جکا جی چاہے
سلسل قصہ کا گل سنائے جکا جی چاہے
خضر کے سات وہ ظلمت جانے جکا جی چاہے
بیان اور چشم میگون سنائے جکا جی چاہے

خوشی میلاد اقدس کی سنائے جکا جی چاہے
محبو مجلس میلاد اقدس عرش رتبت ہے
محبت سرور عالم کی ایمان کی نشانی ہے
پریشانی تیرائی ذکر گیسو اونکے شیدا کو
ای میز دل تو اداس چاہو ذوق کچھ ہے زندہ
ہی جلتا سوز عشق مصطفیٰ سے دل کباب سا

بنی کاہستان بخشش کو ای علام کافی ہے
تسار کے اس جت کو جلسہ جکا جی چاہے

ہوتے ہیں او سپہ آپ کے احسان نئے نئے
آکھیں میری او تہاتے ہیں طوفان نئے نئے
ہوں کیوں تیرے در پہ شہیدان نئے نئے
دکھائے رنگ حبیب و گریبان نئے نئے

کرتی ہے امت آپ کی عصیان نئے نئے
بجھ کر کم کے بحر میں مضطربوں شکل برق
کشتہ ہوں جبکہ تیغ محبت کے انر و جان
کان باغ نفت شاہ کا گلچین ہوا ہوں میں

دفع جگر مرے ترے سوزِ فراق میں روشن ہیں مثل شمع شبستان کے

فانی سراے دہرے عِلام اسلئے
اسین کھائی دستے میں ہماں نکلے

اس شہ کا چرخ ہر درخشان میر آگے
دل بند ہے میرا خم ابرو سے نبی میں
بناش نہ کیوں فل ہو تیر نگہ سے
دل زندہ ہے گو غرق ہوں میں چاہ نبی میں
دل عجز میں اوس غلی بی جون ہرق ترپتا
منظور نہیں نرگس و گل سنبھل و یکان
بازار طے میں ہو بیجانے کے لایق
یہ دیدہ گریان جو ہے حشر میں ہمراہ
مجنون ہوں میں اوس شہم غزالین نبی کا
نرگان کے تصور نے کیا دلوں ہی مجروح
جب اوس رخ سرد کا اگر اکس ہے دلیر

ذرا سے ہی کم ہی متا بان میر آگے
ای چرخ نہ لا تو کہی چوکان میر آگے
ہر زخم ہے شکل لب خندان میر آگے
ہی چاہ ذوق چشمہ حیوان میر آگے
ہیں دیدہ تر لکہ نیان میر آگے
ہی رو سے نبی سیر گلستان میر آگے
وہ جنس نہیں یوسف کفان میر آگے
کشتی میں چھپر نوح کا طوفان میر آگے
ہے قیس گر طفل و بتان میر آگے
رہتے ہیں علم خیر تہان میر آگے
آئینہ چین ہو گیا حیران میر آگے

ہینچے قلم روجو نبی پاک ہو عِلام
رہتا ہے کہنا دفتر عصیان میر آگے

ب پر نام حضرت خیر الوہ ہے مجھے
توفیق نصرت کی ہے خدا نے عطا ہے مجھے
اکسیر غبارہ مصطفیٰ ہے مجھے

وروز بان ہے اسلئے صل علی مجھے
ہر دم ہے شوق مع شہ انبیا مجھے
مات آئی خاک چہان کے یہ کہیں مجھے

ہے روضہ حضور کی دلیں ہوا مجھے
انگہون کا سرمہ تیری ہے جھٹاک پا مجھے
جس زلف عنبرین نے کیا مبتلا مجھے
اس بجر کا فلک نے کیا اشتلا مجھے
ہے جذب شوق وصل ترا کہر با مجھے
جس دم لا مدینہ لا مدعا مجھے

گلشن کی کیا خوش آئیگی اس دم صبا مجھے
ویدار رخ سے کیوں نہ ہو پہ نوح چشم دل
فرقت میں اوس کی یاد ہی جھکو وبال جان
ہوں نظم و نوح پاک گھر میں مدام غرق
کاہیدہ سنگل کاہ ہوں ہر چند ہجر میں
جنت جہی ہی جھکو نہیں اس میں کچھ قصور

علامہ میں نے ختم رسل کی جو نعمت کی
کہنے لگے فلک سے ملک مر جا مجھے

لب طویحون ہو گئے نہ شکر شکن ایسے
بے آب ہوئے جاہن در عدن ایسے
گلشن میں کہاں ہو میں ہر دسمن ایسے
پائے تھے اولو العزم نے کہ م حلقن ایسے

ہم نعت لب شد سے چین شیریں دہن ایسے
ہر غرق و عرق دانوں سے اوس پاگ گھر
اس قامت زیبا و رخ پاک کو دیکھو
وہ فخر رسل غیرت اسلاف ہے بیشک

نکلا نہیں دو با ہوا اس چاہ کا سلام
دیکھے ہیں کہیں ہی بان و ذوق ایسے

زبان میری لایق ثنا کے نہیں ہے
کہ مدوح کی جائے عرش بریں ہے
مقرر وہی روضہ شاہ دین ہے
پراس دو کے لایق ملک کی صبریں ہے
خطا ہے یہ تشبیہ لایق نہیں ہے

خدا و اصف سید المرسلین ہے
فلک پر مری فکر کر سنی نشین ہے
لہا جسکو واعظانے فردوس اعلیٰ
اگرچہ جبکایا فلک نے تو سر کو
نہ مشک ختن ہے وہ زلف معنبر

کہوں گر میں وہ چشم آہوے چین ہے
 مثل ہے مکان کا شرف بالملکین ہے
 تیرا نام جیسے کہ نقش نگین ہے
 کہ درگاہ حق کا تو رکن رکین ہے

کرین کیون نہ بچشم چشمک زنی سب
 سینے کی رونق ہو کب لامکان میں
 سرے شعر کا سکہ جاری ہے ہر جا
 اس یوان دین کا قیام اگلے ہے

نین مجھ کو سلام کچھ خوف محشر
 ہمیں برامشاقع المذنبین ہے

پہول جہرتے ہیں دم تسلیم اپنے مات سے
 کینچتا ہو غمین تری تصویر اپنے مات سے
 نکلے نکلے ہے قلم شمشیر اپنے مات سے
 دج کر کہتا ہوا تبیر اپنے مات سے
 کس طرح چہوتے اوسے کشمیر اپنے مات سے
 نور کس نے بھر دیا ہے چیر اپنے مات سے
 جب براے غرش کی توقیر اپنے مات سے

نعت کس گل کی ہوئی تحریر اپنے مات سے
 دست قدرت کو ہی ہوگا رشک اس سے دیکھنا
 وقت کہنے کے جو آئی ابرو سے پر خرم کا دیا
 خنجر شرکان پہ تیر دل تو قربان ہی میرا
 زعفران ہے خوش چین چو نندان حضور
 سینہ بے کینہ ہے گنجینہ سہرا رقی
 کون ہمپا یہ ہو حضرت کا قدم نے آپ کے

منکروں کے حق میں کیا علام فتویٰ کہہ کے دی
 وہ تو خود کر لیتے ہیں تکفیر اپنے مات سے

تصور سے یہاں جبہ سائی ہوئی
 وہیں قید غم سے رنائی ہوئی
 رخ شہ کے دہن سے صفائی ہوئی
 جو اکدم بنی سے جدائی ہوئی

مدینہ میں دل کی رسائی ہوئی
 پھنسا دام حب بنی میں جو دل
 مکدر الم سے جو دل ہو گیا
 ہوگر خضر کی عمر ہی لطف کیا

نہیں غنچہ ہر نک رو سے نبی
کیا ہمنے جب ورد نام نبی
جو ہو جب خالص ریا کس لئے
خیال اونکے لگیو کا جب آگیا
جو نام نبی لے تو ہو کامیاب

کھلا جب گل او سکا سنہائی ہوئی
بلا قتل گئی سر پہ آئی ہوئی
نہیں بات بہتر بنائی ہوئی
سو دیا میں بھی روکشنائی ہوئی
یہ ہے خاصیت آزمائی ہوئی

نبی سے مدد لی جو علم نام نے
دہن اسکی حاجت روائی ہوئی

بیشہ چشم دل روشن ہے تیری نور والا ہے
کہیں ستر ہے کوئی مصطفیٰ جنت اسے زاہد
وہ خط شفیع روز محشر ای شکستہ دل
قمر شق ہو گیا وہ مد جو منزل سے نکل آیا
وہ عالم سے اوشا کرات تیرا میں ہوں دیوانہ

نہ چپکے آنکھ ہرگز طور سینا کے تجھ سے
نہیں درکار کچھ بچو تر سے فردوس اعلیٰ سے
اوسے نسبت میں دن کیونکر پہلا خطا بشفیع
کے انجم پنجہ اور چرخ نے عقد ثریا سے
نہیں ہے عشق مجھ کو قصہ معجون و لیلا سے

میں ہوں مست می حب رسول دوسرا علم
مجھے کہا کام رکنا باد و گلگشت مصلّا سے

خاک مدینہ کی یہ تاثیر ہے
بو تہ الفت میں گلاتا ہوں دل
دل کے مرقع میں ہی نقش ولا
مل ہے یہ تابوت سکیں نہ ہیں

صاف مس قلب کی اکسیر ہے
بان بڑبانے کی یہ تدبیر ہے
خانہ قیارت کی یہ تحریر ہے
اسمیں محمد کی ہے تصویر ہے

شاہ کے پائین میں لمبا ہے جا

تیری ہی علام یہ تقدیر ہے

مل تر پے کیوں نہ ابرو سرور کے سامنے اس روح صاف کے لئے دل ہے طپان میرا عارضہ پو شاہ کے ہے خط سبز یوں نہو کیونکر نہ کھائے رشک سے سفین چمن میں ہر سرسل چینگے شافع عشر کے روبرو زنگین ہے شکر کر ہے روشن پر کیا مجال	بسل توتیہ دیکھے ہن خنجر کے سامنے پار ہے آئینہ دل مضطر کے سامنے جون خضر ہوشہ سکندر کے سامنے کالا ہے مہندہ تو زلف معنبر کے سامنے انجم کے طرح ہر منور کے سامنے جو ہر عیان ہو معدن جو ہر کے سامنے
--	--

یاد اس صنم کے زلف کی ہے پر کشت میں
علام رام کب رہے ہر ہر کے سامنے

ہر شرح میرا جو شیرین دہن میں ہے وصف اب بنی نے جو شیرین بیان کیا کیا نغمہ سنج وصف گل روی شاہ ہے سنبل کے ہی مشام میں کہت جو زلف کی گیو کو رخ پہ دیکھکے یہ عندلیب دل ظلمات کہنا ریش مبارک کو کفر ہے موزون کہی بخانون نکرین کا سوال	کب لطف نطق طوطی شکر شکن میں ہے معنی بھی با مزہ ہے حلاوت سخن میں ہے سینے میں دل نہیں کوئی بلبل چمن میں ہے عنبر میں ہے نہ عطر نہ مشک ختن میں ہے کہتا ہے پھولا طرہ سنبل سمن میں ہے آب حیات گرچہ وہ چاہہ ذوقن میں ہے نعت او کی جون حدیث بطاقد کفن میں ہے
---	--

علام ہاں قصور نہیں حفظ غیب میں
دل ہے سفر میں گرچہ یہ قالب وطن میں ہے

نکرے مقصود نظم شاہد جاوید ہے
دیکھو ہر فرد قصیدہ سلک مرادید ہے

موج مریخ لفظ ومعنی کی بیان تجدید ہے
 آفتاب اوج قدرت کی عجب تائید ہے
 مہرِ رخی زلف کی تسوید ہے
 ماہ پارے ہین رخ انورِ جبین نورِ شید ہے
 اسلئے ہر شہادہ کا زندہ جاوید ہے
 روئے روشن ایکجا جب شکل صبح عید ہے
 جشن میلاد مقدس سے نخلِ جمشید ہے

میرے گوہر پاک گوہر کو بتحریر نہیں
 شعر کو کہے مرقع جو ہر طبع رسا
 روشنائی دین کی اویسی خط کی سیاحتی ہوئی
 کیون نہ ہو گا عرشِ مرکب چرخِ ہمایا رکاب
 تیغِ ابرو سے بنی کا آب ہے آبِ حیات
 کیون نہ قربان ہو ذبیح اللہ کی جانِ اوشاہ پر
 نیکیا شکلِ خرمین نورِ روزگار نگہ بہار

بیل شیدا دلِ علام اوس گلِ خکا ہے
 بلوغِ جنت کی دلا روزِ اجزا امید ہے

حرف و نقطوں کے عوض گوہرِ خشان نکلے
 کیون نہ دودِ دل سوزان ہی پریشان نکلے
 تو میں جانوں کہ میرے دے کے سب مان نکلے
 ہر خیابان سے پھولے گل وریحان نکلے
 جب کہیں ذکرِ قدس و خرامان نکلے
 امتِ شہ کا اگر دفترِ عصیان نکلے

جب قلم سے میرے وصف درو ندان نکلے
 لکھوئے زلفون کے تصورین پریشان نکلے
 ہنوز قسمتِ رسائی ہو مدینے میں کبھی
 آئی جب یاد چمن میں رخ و خط کی اونکے
 مہستانِ ازپی تسلیم چکاتے ہیں سر
 قلمِ عفوضا کیچے نہ کیونکر اس دم

اوس جبینِ رخ انور کے مقابلِ علام
 مددِ خورشید جو نکلے ہی تو حیران نکلے

دعویٰ مریخ کہاں جو صلہٴ انسان ہے
 عکس سے اسکے فلک پر تو وہ خود حیران ہے

میرے دو عالم سے بھر افغان ہے
 کب مقابلِ رخ انور کے ہو آئینہ مہر ہے

وصف اون کا خون کا کہنے کو کہاں کان ہی
 سعی بیفائدہ کرنے میں وبال جان ہے
 رشک لب سے دم بھیجی ہی کہوں بجان ہے
 سین یاسین کے دندانہ کہوں شایان ہی
 ذوق پاک گہر آبرو حیوان ہے
 ذکر اوس ریش کا مان مہم دریشان ہی
 مات کو دست رس مرح شہ ذیشان ہی
 جبین انوار خدا مہر نمط تابان ہے
 جس سے آئینہ سکندر کا سدا جیران ہی
 ایسی تشبیہ نبی کے لئے کب شایان ہی
 جس پہ ہر تار نظر بستہ بان جان ہی
 جبکہ اقدام محلی سے فلک نازان ہی
 سر بچا اور کردن قدموں پہ توین شایان ہی

مہر خدا کان ہی کے جب ہوں
 وصف کا کل کا جو دعویٰ ہو تو منہ کالا ہو
 لب اطہر میں لبالب میں کلام اعجاز
 سلک دندان ہی ہیں در دریاے کرم
 ریش انور کو ہو ظلمات سے کیوں کر نسبت
 موٹگانی سے نہ ہو وصف سر موہم سے
 مات آجائے ہر دست جو زور بازو
 صدر دیوان قدم سپینہ بے گینہ ہے
 شکم پاک ہی انوار خدا کا مخزن
 شعرا بال کو دیتے ہیں کرے نسبت
 عقل سے دور ہی موہوم ہی مضمون کمر
 دوسرا کوں ہی ہمپا یہ شاہ دوسرا
 دیکھنے پاؤں اگر اوس قدم پاک کو میں

ہو قد مہوسی حضرت تہمین علام نصیب
 تلو اسلام وہی اور وہی ایمان ہے

کیون نہ شکل ققمہ یہ سر بنے اور توٹ جا
 کیون نہ قطرہ شک کا گوہر بنے اور توٹ جا
 جب خیال خط سے دل مضطرب ہے اور توٹ جا
 جبکہ دلی آہ سے اخگر بنے اور توٹ جا

جب سر رنگ سرخ مور بنے اور توٹ جا
 چشم تر ہی دل شکستوں کی جیالی دلا گہر
 کاغذ مسطر کشیدہ کیون نہ ہو کا جسم زار
 جان لویہ شیشہ دل صدمہ غم سے ہی چور

اوس کین لامکان کے جستجو سے کب ہو دور ہر عرق کا قطرہ تیرے رخ پہ پای گردون جنب خاندن بدوشی ہو اوجیا کو تیرے گہر کہاں دیکھ لے اکدم صفائی اونکے روی صاف کی	عزم کا ہر چند دل میں گہر بنے اور توٹ جا کہا عجب ہی صورت اختر بنے اور توٹ جا اشک سے دیوار جسم تر بنے اور توٹ جا آئینہ خود قلب سکندر بنے اور توٹ جا
---	--

کیا تاسف ہی شکست دل کی ای علام اب
وصل کی تدبیر جب دل پر بنے اور توٹ جاے

اُنسی ہی بہار باغ جہاں میلاد نبی کے دن آئے ہی تذکرہ ہر جا اوس گل گلزار کو بیان کا کل ہی ہر خوشی سے پہچان شمشاد خوشی سے ہی پہولا گر گئے بھی کہا ہی چشم کو وانا دیکھے تاشا گلشن کا مکمل ار جہاں میں صبر و صبا بہتی ہے خوشی سے باد صبا پہولوں کوئی گویا ہے پیر خود کسی جا جلتا ہو گرا ہی یہاں ہم سر کو فلک ہوتا ہی مرد و جہنم ملک ثابت ہی حضور شاہ ہا ہوتا ہی جہاں ذکر والا	جہاں گل ہی شگفتہ غنچہ جہاں میلاد نبی کے دن آئے گلشن میں عندل کا ہی بیان میلاد نبی کے دن آئے قمر کا ہی ہی در زبان میلاد نبی کے دن آئے سوسن کی شائیں ہی زبان میلاد نبی کے دن آئے مضرب کیا طوطی نے عین میلاد نبی کے دن آئے ہو کیوں مہر طبع و روح و روان میلاد نبی کے دن آئے یہ بزم خوشی ہے رشک جہاں میلاد نبی کے دن آئے ہو کیوں نہ درو شاہ زمان میلاد نبی کے دن آئے
---	---

جس جابی پیا ہو یہ محفل ہفتی ہی خوشی کی وہ منزل
علامہ کرو تم جشن بیان میلاد نبی کے دن آئے

وصف کہتا تا کمر سریر آدھی رہ گئی عشق میں دل زائے ہی یہی یہ تھا باقی ابھی چو تیل منکر ہوا دنیا میں وہ کافر ہوا	ذکر جسم پاک میں تقریر آدھی رہ گئی پیش چہلن بازان میری تقریر آدھی رہ گئی اوسکی پہر روز جزا تقریر آدھی رہ گئی
---	---

<p>ناورہ دلتے کیا تیار گرچہ شوق سے حج کیا کعبہ کا جسے اور زیارت کی نہیں شمع رومی مصطفیٰ کے یاد میں ہی سوز دل کب ہوا کامل تھا دین حق زاد تم ماسیح</p>	<p>پہرہ بظاہر وصل کی تدبیر آدھی رہ گئی او سکے ج میں جان لو تقصیر آدھی رہ گئی جل بجھے پراشک کی تقطیر آدھی رہ گئی مصطفیٰ پر دین کی تمسیر آدھی رہ گئی</p>
---	---

ہجرین جز خواب کے حاصل نہیں علام مل
 آہ و نالے میں میرے تاثیر آدھی رہ گئی

قطعہ تاریخ از طبع اد حاجی عبداللہ صاحب المتخلصین

<p>در انجمن سخن فزودہ سال خویش سعید گفتم</p>	<p>آئین نظام نظم علام اعجاز کلام نظم علام</p>
---	--

ولہ

<p>معطر ہے دماغ اہل بیش کہا اس رونق گلشن کا دل نے</p>	<p>زہ فیض شمیم باغ علام سن زیبا نسیم باغ علام</p>
--	--

ایضاً ولہ

<p>صرف وجد و حال ہے بزم سخن بلبلین کہتے ہیں ست فکر سال</p>	<p>رنگین صبح و شام ہندی دیکھتے نغمہ علام ہندی دیکھتے</p>
---	---

ولہ

<p>منقش اسہین ہے نام محمد ہو پھر کس طرح سے نقش دل سال</p>	<p>مگر دل ہے کتاب نظم علام انگین لا جواب نظم علام</p>
--	--

فیہ

مَوْلُودُ النَّبِيِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سیرا مطلع ہے مطلع انوار	صحن کا غذبہ ہے شکل نصف نہار
نقطے ثابت ہیں صوت سیرا	کیون نہ خامہ ہو کا شف ہزار

یابن سودا سے روشنائی ہے
منعکس دل میں بس صفائی ہے

مصر یہ جب حمل میں آتا ہے	سرد مصری کو یون اڑا لے
کریم بازار دین بناتا ہے	کفر کو بھور کر دکھاتا ہے

صبح بیدار شب کا غافل ہے
عالم نور عالم دل ہے

تھانہ جبر نور حق کی ظہور	گنت گنت کے طرحے ستور
جب خدا کو ظہور تھا منظور	کیا او سننے جدا یک آپ سے نور

پھر کیا یون خطاب لے امجد
تو ہے محمود و حامد و احمد

عرشِ آویز کر کے یک قنذیل	حق نے رکھا پھر اوسمین نورِ جمیل
نورِ مصروف ذکر اور تھلیس	ساہنا تھا اسی طرح بیتیل

اُحدیت سے آکے وحدت میں
چاما اپنا ظہور کثرت میں

نور احمد کی یک تجلی سے	سارے انوارِ انبیا نکلے
آگے اوس نور کے انہین لاکے	حق نے دکھلایا مرتبہ سارے

جب ہوا نور احمدی کا ظہور
ہوئے انوارِ انبیا مستور

کیا انوارِ انبیا نے سوال	متجلی ہے کسا نورِ جلال
ہو گئے جس سے ہم سہا کے مثال	کسے چھپ گیا ہمارا کمال

ہکو آگاہ کر حقیقت سے
اور اوس نور کی فضیلت سے

اُنئی آواز نورِ وحدت ہے	باعث ہر وجود و خلقت ہے
نور احمد رہے پاک طینت ہے	ہاں یہی خاتم الرسالت ہے

تم جو ایمان اوس پہ لاؤ گے
رتبہ پیغمبری کا پاؤ گے

حق سے مشتاق انبیا ہے یہی	رب نے قرآن میں لکھا ہے یہی
--------------------------	----------------------------

علمائے بیان کیا ہے یہی تو قول اہل حدیث کا ہے یہی

پیروی اوسکی فرض ہے ہم پر
اور سب انبیاء عالم پر

حکیم خالق یہ پھر شتاب ہوا ہر ملک کنتے ہی مجاب ہوا
باد اور گل سے جمع آب ہوا اوس سے آتش کا انتساب ہوا

جسم آدم بنا عناصر سے
روح لا پھونکے حکم قادر سے

نور احمد کو سر میں جائے ملی آب کو یا گھر میں جائے ملی
نور خور کو قمر میں جائے ملی شمع انور کو گھر میں جائے ملی

جس سے روشن جبین آدم تھی
اوس سے پھر رونق دو عالم تھی

حکم صادر ملائکہ پہ ہوا تا بجا لائیں سجدہ آدم کا
حکم خالق فرشتے لائے بجا پر نہ ابلیس نے کیا سجدہ

سجدہ ظاہر جو سوئے آدم تھا
واقعی سوئے نور اکرم تھا

نور نے اوسکے ہو جبین سے جدا شیت کے سر کو سرفراز کیا
پشت درشت ہو کے نور چلا اور تا عابدِ مطلب پہنچا

<p>دان سے اوس نور نے بصورتِ ماہ کیا روشن جبین عبد اللہ</p>	
<p>بس حسین تھے جناب عبد اللہ محو و بدار تھیں زمانِ ہمرہ</p>	<p>تھا مگر فیض نور شاہنشاہ اونکی ہر ایک دلیں رکھتی تھی چاہ</p>
<p>سب تو مائل تھیں نیکیوں کے طرف دیکھتے تھے نہ وہ کسو کے طرف</p>	
<p>و کیستی تھی اوسے جو قوم یہود خاتم الانبیاء کا ہے یہ وجود</p>	<p>کہتی تھی نور ہے جو اوس کے نمود تھا علامات سے یہہ اونکو شہود</p>
<p>اسلئے وہ عدو رہے بنکے قاصد قتل نیکیوں بنکے</p>	
<p>قتل کا قصد اونھوں نے تھا نہ لیا تاک کر تیر اور کمان لیا</p>	<p>اونکے لئے کی رہ کو جان لیا خنجر و تیغ اور سنان لیا</p>
<p>غافل اوس بات سے تھے عبد اللہ راہ سے جا رہے تھے حقِ اگاہ</p>	
<p>ایکسک اون پر اگرے گمراہ جس طرح سے رہے گھن مین ماہ</p>	<p>گھبر گئے اونکے پیچ عبد اللہ حق کے جانب سے آئی اونکو پناہ</p>
<p>غیب سے یک سوار ہوا ظاہر</p>	

بھرتا سید ہو گیا حافر

کافرون کو ہٹا دیا اوسنے
دشمنوں کو بھگا دیا اوسنے
دور سبکو چلا دیا اوسنے
خوف جانکا ستا دیا اوسنے

ہو جو حافظ خدا تو کیا ور ہے

جس پہ بیتی ہو اوس پہ نظر ہے

یک وہب نام تھا عرب میں شریف
بسکہ تھا وہ بہت نسب میں شریف
اور مشہور تھا حسب میں شریف
چاہتا تھا کہ ہو جو حسب میں شریف

کرے منوب اوس کو دختر سے

آمنہ اپنی بنت خوشتر سے

تھا قبیلہ قریش کا مشہور
ماشی اون میں جیسے چشم میں نور
نسب اوسکا تو کچھ نہ تھا ستور
اس عجب بے سے ہو کے وہ سرور

بولاد دل میرا اوسکا طالب ہے

نسبت آمنہ مناسب ہے

اوسنے کہل کر خوشی سے گل کے مثال
یون کیا عبد مطلب سے سوال
تمکو عقد پر کر کے جو خیال
نیک دختر کا ہے تلاش کمال

تم قبیلے کو میرے جانتے ہو

اور شرافت کو میرے مانتے ہو

انمنہ نام ہے میری دختر	نیکو نیک رو ہے نیک سیر
اوس سے منسوب ہو تمہارا پسر	توین جانون کہ ہے مناسب تر

فخر ہو مجھکو اوس کی نسبت سے	
دل تمہارا ہو خوش مسرت سے	

سنتے ہی عبد مطلب نے یہ بات	کردی نسبت پسری اوس کے سات
ہو گیا جبکہ عقد نیک صفات	گیا نوشتہ عروس کے گہر رات

تھا مبارک کاسب چمن میں غل	
گل دہن تھی تو دولہ تھا بلبل	

ہوا فیج میں عقد نیک صفات	پر جب میں وہ مصر عالی ذات
آیا برج حمل میں جمعہ کی رات	کیا میں اوس رات کے کہن برکات

شب برات اوس سے کامگار ہوئی	
لیلۃ القدر باوقار ہوئی	

حکم تھا کہولین در کو حبت کے	ہو دین نازل فرشتے رحمت کے
نکلنے لیتے جائین نکہت کے	چرچے ہو جائین اس شباشت کے

آسمانوں میں دین مبارک باد	
سب ملک اپنے دلوں رکھیں شاد	

جلوہ نور بنی نے دکھ لایا	رحم پاک میں مکان پایا
--------------------------	-----------------------

یعنے برج حمل میں مہر آیا | ملک اسلام جس نے چمکایا

آج کون و مکان ہے نورانی
شب بہتاب کو ہے حیرانی

صبح اوس شب کی تھی بزمِ بہار | ہوا شاو اب دہر کا گلزار
حورین پھرتی تھیں اپنا کر کے سنگار | پر تھے مغموم مشرک و کفار

اور بتان سزگون جہان کے ہو
واژگون تخت سب شہان کے ہو

پھلے شیطان فلک پہ جاتے تھے | سیر کرتے تھے اور پھرتے تھے
غیب کا حال کہہ سناتے تھے | دام میں اپنے سب کو لاتے تھے

اب ہو ممنوع آسمانوں سے
ہو گئے تنگ اپنے جانوں سے

تھے بشارت میں سار و وحش طیور | بلبلوں کی تھی وان صغیر سرور
ہر مین میں یہی رہا مذکور | کیا انوار حق نے آج ظہور

اور مویشی قریش کے اوس شب
یہی دیتے صدا تھے باہم سب

وہ شبستان دہر کا ہے چراغ | جو منور کرے دل اور دماغ
مہر کہتا ہے جسکے مہر کا داغ | ماہ کو بھی نہیں ہے جس سے فراغ

سید الانبیاء ہے اوسکا نام ملک و جن و انس کا ہے امام	
اول دنوں تھا عرب میں قحط عظیم تشنگی سے تھے جاندار سقیم	بے غذا رہتے تھے عکس التعمیم طالب آب تھے زرب کریم
اُن دنوں ابر آب بار ہوئے کشت اور نخل بار وار ہوئے	
دیکھا خواب آمنہ نے پر یک شب ہے شکم میں تیرے بلند نسب	آکے کہتا ہے اوس سے کوئی عرب سید الانبیاء ہے جسکا لقب
مرتبہ جسکا سب سے فائق ہے افضل زمرہ خلافت ہے	
حمل کے دن جو پڑھتے جاتے تھے مرجا حرب سنا تے تھے	قدسیان شاد شاد آتے تھے اور عجوبے ملک دکھاتے تھے
کہ ظہور نبی کے دن ہیں قریب اہل دنیا کو جس سے دین نصیب	
مرجا حمل شاہ چرخ رکاب دیکھا اک رات آمنہ نے یہ خواب	چھپنے کا جب ہوا بصواب کوئی کہتا ہے از رہ آداب
ہوگا جدم طلوع اوس مہ کا	

<p>رکھہ محمد تو نام ادس شہ کا</p>	
<p>درد زہ جب بے مجھے شروع ہوا دل میرا اس لئے تھا گھبرا یا</p>	<p>بی بی نے اس طرح بیان ہے کیا کوئی ادس وقت میرے پاس تھا</p>
<p>کبھے کو عید مطلب تھے گئے کوئی نزدیک تب مرے نہ رہے</p>	
<p>جس طرح کوئی سخت چیز گرے پر کوٹنے لگا وہ ولیہ میرے</p>	<p>اکی آواز پھر ہیبت مجھے اک پرندے کو دیکھا تب میں نے</p>
<p>سہل کی درد زہ کی شکل کو کچھ تسلی ہوئی میرے دل کو</p>	
<p>آب شیرین کی چاہ تھی پیہم دم اٹنے لگا خدا کی قسم</p>	<p>تشنگی مجھ کو تھی بہت اوسم پیاس سے جبکہ ہو گئی بیدم</p>
<p>آب شیرین کسی نے لاکے دیا دودھ گویا شکر ملا کے دیا</p>	
<p>ہوا سیراب اوس سے دل میرا جوق نسوان نے مجھ کو گھیر لیا</p>	<p>اوس پیالے کو میں نے لیکے پایا چمچے ایک نور کا ظہور ہوا</p>
<p>تئیں وہ جوان دختران عید مناف سب تھے بالا بلند چہرے صاف</p>	

آمنہ نے کہا کہ کہئے فرا	تسے یہ حال کس نے اُکے کہا
بیان تو کوئی بشر کا نام تھا	بولے وہ ہم نہیں جو تھے کہا

کہا اک نے کہ اسیہ ہون میں
کہا مریم نے ثانیہ ہون میں

ہم اعانت کو تیرے آئے ہیں	جوق حوروں کی سات لائے ہیں
عہدا شکنین یوں بنائے ہیں	معرفت والیاں کھائے ہیں

غیر لوگوں سے ہوتی ہے وحشت
نہیں وحشت کی مقتضی حالت

مجھے آنے لگی تب اک آواز	کہ اترتے ہوں جی طرح شہباز
فرش دیبا کا ہو چکا تھا ساز	ارض کے طرح عرض اور دراز

یہ صد اہتھی کہ پے لو تون مات
ہو جو پیدا وہ شاہ نیک صفات

اور کئی مردائے بستہ کمر	نقد دی آفتابہ سب لیکر
تھی پرندوں کی جوق خوش منظر	پر تھے یا قوتی وزمردی سر

میرے آغوش کو وہ دے پختے تھے
خوف سودا و بے سے کانپتے تھے

ہو گئی تب کشا وہ میری نظر	جیسی روشن ہے چشم شمس و قمر
---------------------------	----------------------------

دیکھتی تھی میں دو جہان کی سر	تھے علم تین استادہ
ایک مشرق میں ایک مغرب میں	سطح کعبہ کے ایک جانب میں
مومنو اوٹھکے اب قیام کرو	شاہ کا دل سے احترام کرو
کہو صلوات اور سلام کرو	ذکر نامِ شہِ انام کرو
فرض حق نے کیا نبی پر درود	جس سے ہے رحمتِ خدا کا درود
در دہ پھر او نہیں شروع ہوا	مہر انوار کا طلوع ہوا
رب کے مطلوب کا وقوع ہوا	شہ تو لہ بصدِ خشوع ہوا
سمر تھا سجدے میں اوٹھ گیا تھین بلند	عاجزی میں ہو جیسے حاجت مند
افضل ہر دعا درود شریف	بخشتا ہے شفا درود شریف
ہر مرض کی دوا درود شریف	ورد رکھو سدا درود شریف
تم جو چاہو گے رب سے تیرے درود	ہونگے حاصل بھی ملی مقصود
مطلوب	مطلوب
مان پھر آتا ہوں برسرِ مطلب	کہول ویتا ہوں اب درِ مطلب

نظم کرتا ہوں گوہرِ مطلب	فکرِ عالی ہے رہبرِ مطلب
-------------------------	-------------------------

شعر کیا ترجمہ حدیث کا ہے	فیض بھگو مرے مغیث کا ہے
--------------------------	-------------------------

آیا پھر لکڑی سفیدِ سحاب	بن گیا گویا ماہِ نو کا حجاب
ہوا غائب جناب چرخِ رکاب	حکم تھا لیتے جاؤ شہ کو شتاب

کہ مشرق سے لے منارِ تک	بحرین موضعِ مناسب تک
------------------------	----------------------

کوئی محروم نہ ہو نہ رہے	دور گل سے رنگِ بونہر ہے
آج بے آب کوئی جو نہ رہے	منکر شاہِ روبرو نہ رہے

محوِ شرک اوسکا جبکہ کام ہوا	ماہی کفرِ شہ کا نام ہوا
-----------------------------	-------------------------

گزرا اس حال میں جو وقتِ ذرا	ہوا غائب وہ ابر کا تکرار
پایا اوس شہ کو صوفِ مین لپٹا	سبز کپڑے کو دیکھا نیچے بچھا

جن و انسان تھے شاہ کے صدقے	یعنی انجم تھے ماہ کے صدقے
----------------------------	---------------------------

شاہ کے مات میں تھے تین کلید	صاف رنگِ گہری تہیں وہ پدید
تہیں وہ الماس سے زیادہ سفید	ہوئے مالکِ جہان کے شاہِ سعید

ایک نیکی کی ایک نصرت کی
تیسری مخزن نبوت کی

پھر وہیں ابرو دسرا آیا
ابر نے مہر پر حجاب کیا
ماہ برج اشرف کو گمیر لیا
کہنے والے نے اس طرح سے کہا

اسکو روئے زمین پر لیکر جاؤ
سیر افلاک کی اسے کرواؤ

اسکو دکھاؤ جن انسان کو
اور ملائک کو حورو غلمان کو
اور سباع و پرند و حیوان کو
نکل ذی روح و دیو شیطان کو

خلق آدم کا بخشیر اسکو
بحسب برفق کیجیو اسکو

سعرت شریعت کی اسے دیکھے
صاف خلعت خلیل سے لیجھے
اور شجیع اسکو فوج و لشکر کیجھے
صفت خاص شاہ کی کیجھے

ہمزبان اسمعیل کا کردو
دل میں اسحاق کی رضا بھردو

اسکو صالح کی خوش نصاحت دو
اور یعقوب کی بشارت دو
لوط کی حکمت و بلاغت دو
بشکل یوسف اسے ملاحت دو

اسکو شہرت دو لیکے موسے سے

صبر ایوب اسکو دو لاکے		
طاعت یونس اوس مطاع کو دو لجن داود ذی سماع کو دو	جھدیو شمع کا اوس شجاع کو دو زہد اوس مہر ارتفاع کو دو	
دو اوسے حب دانیال کو لا دے دو ایاس کا وقار منگا		
زہد عیسے و عصمت یحٰی کھنے والا یہ جبکہ بول چکا	خلق پیغمبری میں دو غوطا دوسرا ابروان سے دور ہوا	
بی بی نے نور عین کو دیکھا آب میں تر حریر میں لپٹا		
کوئی کہتا تھا شاہ ہر دوسرا اسکے قبضے سے کوئی بچہ نہ رہا	دین و دنیا کا مالک آج بنا آئینہ نے جو دیکھا سر کو اٹھا	
شہ مہ چار وہ نظر آیا مشک سے اوسکا تن بسا پایا		
پھر وہاں تین شخص نے آکر اور سر پر سفید منگو آکر	طشت و ابریق نقروی لاکر شاہ کو سات بار ٹھلا کر	
پشت پر کر کے مہر مہ آسا مہروش کو حریر میں لپٹا		

اوپر دن میں اوسے کیا پنہان	دیر تک اوسکو لے رہے کیسان
جس سے تھی آمنہ بہت حیران	کہو کے تغویض مادرِ ذیشان

پھر وہاں سے چلے گئے وہ ملک
کر کے پرواز جلد سوئے فلک

اس طرح عبدِ مطلب نے کہا	جب میں کہے میں ہر طاعت تھا
حقّی شبِ مولدِ شہِ دوسرا	کہہ اوسوقت سر بسجدہ ہوا

غم تھا سمتِ مقامِ ابراہیم
اوس سے آواز آ رہی تھی عظیم

جیسا سرور ہو گیا ہو ملول	صرف ذکرِ خدا و ذکرِ رسول
ہو کے کہتا تھا میں ہوا مقبول	پھر نہ کہوں کبھی تون کا شمول

اب ہوا پاک میں نجاست سے
شرک اور کفر کی غلاظت سے

آئی پھر غیب سے وہیں یہ صدا	ہے تو مقبول آج سے عشا
قیدِ خلق میں نے تجھ کو کیا	تیرا مسکن مبارک آج بنا

واژگون ہو سب گرا اوس دم
سب بتان تھے شکست سے باہم

کہہ چلا کے دی سب نے صدا	کہ محمد ہو سے ہیں اب پیدا
-------------------------	---------------------------

ابر رحمت کا ادس پہ آؤ ترا | شاہ سردار دو جہان کا بنا

کیا عجب گھریہ ہو اگر روشن

جس سے روشن ہے مہر چرخ کہن

اُسے مختون شکم سے جب سرور | ناف بھی تھی کٹی ہوئی کمر

علمائے بیان یہ کی ہے خبر | وقت خستہ نہ ستر اُسے نظر

شاہ گل ہے تو مرم خوشبو ہے

اوسکے گلشن کا خس لجا لو ہے

کیا خان نے بیان کیا | شب میلاد شاہ کے فردا

یک یہودی جو جہر و کاہن تھا | اپنے ہم مذہبون سے کہنے لگا

احمد مجتبیٰ ہوا پیدا

اختر اسکا طلوع شب کو ہوا

ہے روایت کہ عایشہ نے کہا | ساکن مکہ یک یہودی تھا

مردہ میلاد کا جب اوسنے دیا | آیا تحقیق کرنیکو اوسجا

آجکی شب قریش میں آیا

کوئی لڑکا ہی ہے ہوا پیدا

بعد دریافت پائی اوسنے خبر | حضرت عبد مطلب کے گھر

شب کو پیدا ہوا ہے ایک پسر | بہن نجل جسکے آگے شمس و قمر

اوس پہو دی نے اونکے ہی ہمراہ جاکے دیکھا جمال شاہنشاہ		
دیکھتے ہی وہ ہو گیا بیہوش پھر وہ کہنے لگا بچوش و خروش	ہوا خود رفتہ صورت می نوش مھر کس طرح سے رہے نفس پوش	
یہ نبی ہوگا ساری امت کا اور وسیلہ رہد ہدایت کا		
پھر نبی اسرائیل میں ہی بات سب نبوت کے اونے گم ہوں صفا	نرسنگی پیبری کی بات اب ٹھہرتا نہیں ہے پائے ثبات	
خاتم الانبیاء ہے یہ لڑکا سارے عالم کا یہ نبی ہوگا		
دیکھو اعجاز شاہ کا شتمہ قصر کرا کے کنگرے چودا	شب میلاد سرور والا توٹ کر گر پڑے بجلم خدا	
جسکو کسریٰ نے بدشگون جانا تخت بھی اپنا واژگون جانا		
اور دریا جو تھا سماوی کا فیض میلاد سے روان وہ ہوا	خشک بن کر نہر سال را بتواتر بیان یہ سب نے کیا	
ابر رحمت سے کہا عجب ہی بہہ		

	واقعی اوسکا فیض سب سے یہ	
شعلہ زن گو ہزار سال رہا		اور آتش کدہ جو فارس کا تھا اور کسی وقت وہ نہ سرد ہوا
	بجھی رحمت ماب سے آتش منفعل تھے سحاب سے آتش	
اُسے ہن اسپ و ناقہ اعراب		ایک موبد نے شب کو دیکھا خواب پازہ چلے سے ہو گئے ہن شتاب
	کیا کسر سے خواب اوس نے بیان کر دیا جال سا صاف عیان	
بولا کہہ جلد کچھ نکر تھیں		پوچھی کسری نے خواب کی تعبیر تب کی موبد نے اوس سے یوں تقریر
	حادثہ آویگا عرب سے یہاں سلطنت کا متے کا نام و نشان	
حکم لکھا عرب کے آمر کو		چاہا کسری نے اک مذہب کو یعنی نعمان ابن حنظلہ کو
	پوچھوں اوس سے جو ہی مجھے منظور جسکو سنکر ہو دل میرا سرد	

اوسنے عبد المسیح کو بھیجا	مُشرکوں کے میچ کو بھیجا
سوچکر اس فضیح کو بھیجا	فی الحقیقت قبیح کو بھیجا

اگے کسری کے جب وہ آپہنچا
کہا کسری نے ماجرا سارا

تب وہ موبد یہ عرض کرنے لگا	درد دل سے وہ آہ بھرنے لگا
پیچ کھا کھا کے غم سے مرنے لگا	سر ادب سے زمین پہ دہرنے لگا

میرا مامو ہے جکا نام سطح
اسکی تعبیر وہ کہیگا صحیح

شام کے سر زمین میں رہتا ہے	ضعف پیری سے میخ سہتا ہی
غیب کا حال صاف کہتا ہے	کشف اسرار اوسکو رہتا ہے

نہیں ممکن کہ اوسکو لے آؤں
حکم گروہ تو میں ہی خود جاؤں

تھا سطح اک بھت بُرا کاہن	اوسکا چمے سو سے تھا زیادہ سن
خبر غیب اوسکو دیتے تھے جن	حالت نزع میں تھا وہ جس دن

جا کے عبد المسیح وان پہنچا
حال جو کچھ کہ تھا بیان کیا

سن چکا جب سطح نے یہ تمام	کیا عبد المسیح سے یہ کلام
--------------------------	---------------------------

میرا مسکن نہیں ہے آج سے شام	ہوگا دارالقرار میرا مقام
-----------------------------	--------------------------

ملک ساسانیان سے جاویگا	جو کہ مودود ہے وہ آویگا
------------------------	-------------------------

کنگروں کے حساب سے اے یار	شاہ و شہزادیوں کا ہوگا شمار
فارس ہوگا عرب کے مات سے خوار	ہو خزان دیدہ انکی ساری بہار

جبکہ چودہ ہون فارس کے شان	ہو چکے ختم شاہی سلسلہ
---------------------------	-----------------------

قصر شہ کی شکست کی تفسیر	اور مودود کی خواب کی تعبیر
ہے یہی اب جو میں نے کی تقریر	ہج گسری کو کر کے تو تحریر

جان بچتی ہو گیا یہ کہہ کے سلیج	رو کے نکلا ومان سے عبد میج
--------------------------------	----------------------------

پہنچا وہ جبکہ پاس گسری کے	حال کاہن کا کھدیا آکے
سخت محزون کیا خبر لا کے	حال گرا تمام سن باکے

بولا جب چودہ پشت ہی دولت	چاہے شہ او سکو پھر تہی مہلت
--------------------------	-----------------------------

اوسنے یوں اپنے دل کو سمجھایا	اور رہا محو سلطنت کرا
پر تھی مصروف کار اوسکی قصا	ہوا ظاہر جو کچھ تھا حکم خدا

گذرین دس پستین چار سال کے بیچ
کب تھا کسری کے یہ خیال کے بیچ

ابن خطاب جب امیر بنا
سعد نے فوج کا امیر جو تھا
فارسی پر فوج کو روانہ کیا
بڑی کوشش سے ملک فارس لیا

جن فتوحات کی بشارت تھی
ان ہی ایام کی اشارت تھی

مطلع ثالث

ساقیادے مجھے شراب ہلور
ہی سخن پروری مجھے منظور
نشہ عشق سے بنا مخمور
شیر رحمت سے کردہن معمور

تاکہ دلو میرے سرور رہے
اور زبان و اصف حضور رہے

صفیہ مشق جوئے شیر بنے
جس سے روشن مری ضمیر بنے
یا بیاض مہ منیر بنے
الغرض لوح بے نظیر بنے

شیر خواروں کے شکل میں ہو حروف
نقطے ہوں خال شمس مثل کسوف

ہو جو منظور آج نقش مراد
کر کے غمزوج اوس میں مشک زیاد
لیجئے چشم حور عین سے سواد
آب حیوان سے خل ہو رنگ مداد

صفوہ روشن ہو روشنائی سے صاف آئینہ ہو صفائی سے		
رنگ جب سرخ ہو تو میگوں ہو گل رخ جو ربکا ممنون ہو	دل لالہ بھی جس سے پر خون ہو گل کا ہر رنگ میرا مضمون ہو	رو بروا دے سکے جب شفق ہو دے مارے غیرت کے رنگ فق ہو دے
مجھ کو وہ رنگ سبز ہے مطلوب سبز رنگوں کو بھی ہو وہ مرغوب	ہو دے جو سبزہ زار خلد سے خوب جسکے آگے فلک رہے معیوب	ہو دے شاداب سبزہ زار سخن بنے سبز جس سے دل کا چمن
زعفرانی ہے رنگ خوش منظر خوش رہے جس سے ناظرون کی نظر	لا گل اشرفی کو اور جل کر کہ تر لنا طرین اصفر	جسکا ہر نقش بے نظیر رہے زعفران زار کا شیر رہے
دنک آئینہ گلستان ہے بہار دیکھو میرنگی سخن گنہگار	جس سے ہی بوستان کا نقش و نگار کہا سو رنگ سے ہوں اوس پر نگار	کیوں نہ ماسیہ کے مجھ کو وہ استاد

	طفل مکتب ہیں مانی و بہراد	
رنگ نو باوہ رسالت کا ذکر منظور ہے رضاعت کا		ذکر ہے نورس نبوت کا کہینچتا ہوں میں نقش قدرت کا
	جس سے ہر غنچہ چمن گل ہو اور ہر گل بان بلبل ہو	
تہمت بوستانِ عالم ہے وجہ امن و امانِ عالم ہے		جو گل گلستانِ عالم ہے جس سے نام و نشانِ عالم ہے
	اوسکا ہر کوئی جہانیں نہیں اوسکا ہر نگ آسمان میں نہیں	
پیش اہل نظر ہے سخت محال گل برنگ حنا ہے بو پا مال		گل کی اوس رخ سے کس طرح مثال فرق اوس سے ہی اسکو دیکھو کمال
	ہی شگوفہ کہوں جو غنچہ دہن قد سے بالا ہو کیسے سرو چمن	
چہرہ خورشید ہے قیامت کا سایہ ظاہر نہیں ہی قیامت کا		کب ہو سایہ سرو قیامت کا حال مخفی نہیں لطافت کا
	کیون نہ اوس شہ کو کہئے ظل اللہ سایہ جبکا ہے روزِ حشر پناہ	

ہوئی القصہ رسم نام نہاد	جس سے شیریں دہن ہوا دل شاد
دیتے باہم تھے سب مبارکباد	ہوئی کو نین تہنیت بنیاد

جان و دل ہو گئے تھے ریختی
صدقمہ ہوتے تھے سب فقیر و غنی

بی بی نے گود میں لیا شہ کو	لائی برج شرف میں اوس مہ کو
کر دیا عرش ارض کی تہ کو	کیون نہ وسعت ہو فکر کو تہ کو

دودہ شہ کو پلاتی تھی بی بی
اور گلے سے لگاتی تھی بی بی

وہ مہ چارہ تھا جب بالا	سات دن دودہ ما کا پیتا تھا
تب ٹوہید نے یہ شرف پایا	شہ نے دودہ اوس کا چند روز پایا

کو یہ رہے اوس سعادت سے
تا مشرف رہے رضاعت سے

تنگ اگر وقوع قحط کے بعد	آیا کہ میں جب قید سعد
تھا زہتی زر سے جیسے نقطوں سے دھند	شور الجوع تھا بصورت رعد

ایک بی بی حلیمہ کا تھا نام
سات تھی قافلے کے شیریں کام

اوس کا شوہر بھی سات آیا تھا	جس کے ہمراہ ایک جایا تھا
-----------------------------	--------------------------

رہ میں رنج سفر اوتھا یا تھا	ایک شتریک گدھی بھی لایا تھا
-----------------------------	-----------------------------

خشک تھا شیر بے غذائی سے	شیر ملتا تھا گدائی سے
-------------------------	-----------------------

پہنچا کے میں قافلہ جدم	رہیں تالاش میں زنان پیہم
تا کر میں چند شیر خوار بہم	اپنے گھر لے چلین انھیں خرم

یہی دستور تھا عرب کے بیچ	تھا رواج قدیم سب کے بیچ
--------------------------	-------------------------

عورتیں شیردار پر پر کے	طفل ایک ایک لائیں ہر گھر سے
پاک گوہر جو تھے یتیم ہوئے	نہ لیا انکو کسی ایک نے

کس کو حاصل ہو دولت کوئیں	کب ہے پستون کو رفعت کوئیں
--------------------------	---------------------------

اڑلی جو بلند بخت رہے	اوس کے ہی نام تاج و تخت رہے
اوس کا دل کس طرح کرخت رہے	صورت موم سنگ سخت رہے

طالع خوب اوس کا رہا رہے	دولت دو جہاں میسر رہے
-------------------------	-----------------------

جب حلیہ نہا کی لڑکا	اپنے شوہر سے اوس نے آگے کہا
شہر بصرین سوائے شاہ پا	بھکوا بیگ نہ کوئی طفل ملا

کیون سیٹی سے کہا ہی عار مجھے
ہے یہی در شاہوار مجھے

کر رضا مند اپنے شوہر کو
صوف میں لیٹا ماہ انور کو
دیکھا جب جل کے پاک گوہر کو
نیچے مفر و شش سبز بستر کو

نکلت مشک تن سے آتی ہے
دل میں اور جانیں بوسماتی ہے

تب حلیمہ نے دل کو خوش پایا
چشم حق بن کو شاہ نے کھولا
سینہ شد یہ مات اپنا رکھا
پھر حلیمہ کو دیکھتے ہی ہنسا

چمکا او سوقت نور دیدہ شاہ
جس سے خیرہ ہوئی فلک کی نگاہ

پھر حلیمہ نے شہ کو بر میں لیا
ملفت شاہ کو جگر میں لیا
سر محبوب خلق سر میں لیا
ساتھ اقبال کو سفر میں لیا

جب مشرف ہوئی رضا عت سے
اوسکا دل بھر گیا ہدایت سے

شہ نے جب ایک سمت دورہ پایا
کیا قناعت سے کام شہ نے لیا
دوسرے سمت اس نے پھیر دیا
کبھی یک لخت اوس پر رخ نکلیا

یہی دستور تھا قناعت کا

	تھا خصیصہ شہ رسالت کا	
تب حلیہ ہو راکب محس کر کے اوپر نثار جان و دل		لے چلی شہ کو جانب منزل بولی ہے یہ تو رونق محفل
	اوسکے شوہر نے شاہ کو دیکھا عید سجھا جو ماہ کو دیکھا	
جبکہ وہ اونٹنی کے پاس آیا دودھ کو جلد جلد دودھ لیا		کاس کو شیر سے بھرا پایا جس سے ہر طرف پر ہوا اوسکا
	شیر شیریں بنا بسان مشکر سیر سب ہر مان بنے پیکر	
اسکے شوہر نے تب یہ اس سے کہا ہمپہ ہے رحمت خدا کہا کیا		میں اقدام شاہ کو دیکھا دودھ سب نے ہی سیر ہو کے پیا
	رہے چندے وہین فراغت سے شیر سے سیر ہو کے راحت سے	
یون حلیہ نے ایک شب دیکھا اور سر مانے ہے ایک شخص کھڑا		نور اگر محیط شاہ ہوا سبز پوشاک شکل مختصر بنا
	اپنے شوہر کو وہ جگا بولی دیکھ یہ کون آکھڑا ہے ابھی	

تب حلیمہ سے بول اٹھا شوہر	منہ کو کر بند ذکر اوسکا نکر
جب بچہ پیدا ہوا قریش کے گھر	سب یہودی بنے عدویکے

خواب و خور او کو ناگوار ہوا	
غم سے دل اونکا بیقرار ہوا	

پھر روانہ ہوئے وطن کے طرف	جس طرح روح آئے تن کے طرف
جون بھارتی ہے چمن کے طرف	جیسے میل ہو دل سخن کے طرف

راہ میں چست بنکے اونکا حمار	
کر چکا بس سبک سب اونکا بار	

قافلہ جا کے جب وطن پہنچا	چہون کف دست خشک تھا رہنا
سب موکشی تھے اونکے پیارا	قحط سے ہو گیا تھا یہ نقشہ

سیر بکرے تھے سب حلیمہ کے	
اوسکا باعث کوئی سمجھ نہ سکے	

دو برس گزرے یوں فراغت سے	رہے محفوظ خوف و آفت سے
کہا عجب خاتم الرسالت سے	کام بخشی کرین غنایت سے

عرصہ دو سال کا تو تھا گذرا	
شاہ کا نشو و نما سال کا تھا	

شاہ جہاں کا نام کرنے لگا	پہلے اللہ اکبر اوسنے کہا
--------------------------	--------------------------

ذکر خالق میں اپنا منہ کہولا یاد پھر شان کبریا کو کیا

کیا تمہید حق کی جب تصبیح
ہوا مصروف ذکر اور تسبیح

اس بیان سے حلیمہ ہے دمساز طفلی میں بھی شاہ سرافراز
پارچہ میں کیا نہ بول و براز بہر حاجت تھا وقت کا انداز

کبھی بے ستر شہ نہوتے تھے
کبھو ہوتے تو خوب روتے تھے

چلی آتی تھی دور کر میں ومان دُعا پ دیتی تھی پارچہ اوس آن
کبھو تاخیر ہو گئی جو یہاں غیب سے ستر دہنپ گیا یکساں

با الیقین کاشف الغیوب ہے حق
سچہ یہ ہے ستر العیوب ہے حق

جبکہ چلنے لگا وہ چرخ رکاب بحر وحدت پہ جہط جس سے حباب
ذات ہے جسکی شلخ الاقاب کیا ادا اوسکے ہو سکیں آداب

بازی اطفال کی منتھی مرغوب
ہمنوں کو بتاتے تھے معیوب

یہی فرماتے تھے شہ دوسرا سوچو کس بات کو کہ ہم بخدا
کھیلنے کو نہیں ہوئے پیدا ہمنو کھیلنا نہیں ہے بھلا

کھیل میں وقت کو نہیں کھونا
حق سے غافل کبھی نہیں ہوتا

ذات عالی میں تھی نہ بد خوئی
کہا کروں میں بیان خوشگوئی
کرتے تھے ہر بشر کی دلجوئی
طفل ایسا ہوا نہ ہو کوئی

کام کرتے تھے کوئی جدم شاہ
کہتے تھے شاد شاہ بسم اللہ

دور کرتی نہ تھی او سے اکثر
نام شیا جو میری تھی دختر
تھی خدا جان و دل سے میں او پر
کرتی تھی وہ رفاقت سرور

ایک دن دور یگی شہ کو
کیا پنہان نظر سے اوس مہ کو

نکلی تلاش میں جو میں گھر سے
ایسی الفت تھی مجھ کو دلبر سے
لو لگائی تھی رب اکبر سے
اشک بہتے تھے دیدہ تر سے

نظر آیا جو مجھ کو نور نظر
رکھا آنکھوں پہ صدقے ہو ہو کر

پوچھا شیا سے میں نے اسی دختر
اوس کو میں جانتی ہوں نور نظر
دہوپ میں اوس کو یگی کیونکر
گیا جانے سے اوس کے نور بھر

بول جس جا قدم بچہ دہرتے تھے

ابر آ کے سایہ کرتے تھے

بولے شہ ایک دن کہ اے مادر
تو کبھی بھیجتی نہیں کیونکر
میرے بھائیوں کے مجھ کو ہمراہ کو
تا چراگاہ جاؤں مل جل کر

سنکے بولی حلیمہ میں قربان
صدقے تجھ پر کروں میں اپنی جان

پھر حلیمہ نے اوس شہ گل کو
ہر گل بنا کے سنبل کو
کر کے کشمیری صاف کا گل کو
اوسکا مفتون کیا جزو گل کو

جب لگا نور چشم کو سرمہ
ہوا چشم نگہیں شہلا

کو کے بلوس خوب زیب بدن
قد و رخ تیرے دیکھ کر دوسمن
صدقے ہو کر کہا کہ رشک چمن
پاگل منفعیل ہیں در گلشن

کر کے جزع میں کو زیب گلو
کہا دفع نظر ہے ای خوشخو

شہ نے فرمایا اوس سے امی مادر
نہیں ممکن ہے اس سے دفع نظر
ہے یہ جزع میں بھی یک پتھر
بس ہے میرے لئے میرا دور

اوسنے پتھر گلے سے دور کیا
زنگ کو آئینے سے دور کیا

کہا تماشے ہوئے خدائی کے	شہ تھے ہمراہ دودھ بھائی کے
گئے دن اونکے سب برائی کے	ہوئے سامان سب بھلائی کے

شاہ تھے خوش فضاے صحرائے	
دوپہر تک پہلے نہ اوس جاے	

تھا جو ضمہ پر حلیمہ کا	وقت دو پاس دورتا آیا
بکال ہر اس کہنے لگا	ہم یہ اس وقت حادثہ گزرا

کہ محمد یہ ظلم ہوتا ہے	
کوئی سینے کو چیر دھوتا ہی	

تھا حلیمہ کو تب عجب دسواس	اوسمین باقی تھے کچھ نہ ہوش و جوش
ہو کے شوہر کو تھا زیادہ ہراس	دور تے دور تے ہوئے جب پاس

دیکھا شہ کو پھار کے اوپر	
سوی عرش برین لگائے نظر	

شہ نے دیکھا کہ ہیں کوئی نالان	محو آہ و بکا ہیں اور گریان
دائی کو کا کو دیکھ شاہ و مان	حال پر اونکے ہو گئے خندان

شہ ہنسے تو ہوئی سلی کچھ	
غم زدوں کو ہوئی تشفی کچھ	

شاہ نے اونے جب خطاب کیا	مسلّمین اونکو پھر شتاب کیا
-------------------------	----------------------------

اول پہ الطاف بے حساب کیا پوچھا کیوں تنہا اضطراب کیا

میں تو فضل خدا سے اچھا ہوں
دیکھو آگے تمہارے بیٹھا ہوں

ابھی آئے تھے تین شخص بیان لائے مجھ کو اتھامیں اب ہوں جہان
چت لٹا کر مجھے کہا عریان شق میرے سینے کو کیا اوس آن

درد اس سے نہ کچھ ہوا معلوم
نہ ہوا اس سے کچھ غرض مفہوم

میری آنتیں نکال کر یک نے دہر دیا خوب برف لے آئے
دوسرے نے نکالا دل کو میرے کر دیا دل کو چاک نشتر سے

کالا نقطہ وہیں نکال لیا
بولا شیطان کا گھر یہ دور ہوا

نور سے دل کو بھر دیا اوس نے نور سے مہر کر دیا اوس نے
دل کو سینے میں دہر دیا اوس نے خنکی کا اثر دیا اوس نے

خنک اب تک میں دلوں پاتا ہوں
حال دل کا جو ہے سناتا ہوں

تیسرا جبکہ میرے پاس آیا زخم پر مات اوس نے پھیر دیا
مجھ کو ہسنگ دس بشر کا کیا بزرگیا وزن جب مجھے تو لا

ہوا واقف میرے مراتب سے
اور آگاہ سب مناصب سے

کہا اوسے شہ زمان ہے یہ
صاحب نام اور نشان ہے یہ
ساکن قصر لا مکان ہے یہ
مرسل آخر الزمان ہے یہ

وزن بزرگ ہے اسکا عالم سے
کون ہنگ اسکا ہر ہم سے

قدسیان دیکھ شہ کو درنے لگے
آگے آ آ کے عرض کرنے لگے
فرق اقدس کو پیار کرنے لگے
لاکے مرہم کو دل پہ دہرنے لگے

بوسے جو کام ہنسنے تھے کیا
تم سمجھتے ہو کرتے شکر خدا

پھر ملک وان سے کر گئے پرواز
کہہ کے سب حال اپنا شاہ حجاز
بڑھوی یک دم میں راہ دراز
اپنے دایہ کو کر چکے ہمراز

تب جلیہ نے شہ کو برین لیا
چشم درخشاں دوسرے بوسہ دیا

مطلع رابع

وانی کو کا جو اپنے گھر پر آئے
حال سننے کو لوگ اکثر آئے
نور دیدے کو سات لیکر آئے
متعجب رہے جو سکر آئے

کہا لیجا ناہ اسکو کاہن پس
دور ہوتا عطل ج سے دسواس

شہ نے فرمایا میں نہیں بیمار
میں تو اچھا ہوں امی میرے غمخوار
مجھ میں پاتے ہو کونسا آزار
مجھ کو دارو سے کچھ نہیں درکار

ہوں بھلا کیا دوا کرے مجھ کو
چھوڑ دو حال پر میرے مجھ کو

کیا اونہوں نے دلون میں جان لیا
کہا جن جن نے جن سومان لیا
شاید تیب جن کا ٹھکان لیا
مجھ کو آغوش میں اوس آن لیا

حال کاہن سے جا کیا ظاہر
مجھ کو لے جا کے کر دیا حاضر

سنگے کاہن ہوا بہت حیران
سن تو لون طفل سے میں فضا بیان
بولا تم چپ رہو ذرا اس آن
سہر ہوا اس باجرے کا مجھ پید عیان

دیکھ کر آنکھ سے جو ہے واقف
وہی اسرار کا رہے کاشف

شہ سے کاہن نے چہ سوال کیا
سنتے ہی کاہن اسکو کو دپڑا
موبو حال شہ نے اوس سے کہا
بل اٹھا کہ آہ ماویلا

جان لو دن گئے بھلائی کے

	اے ایام اب برائی کے	
تندہ رکھنا عدو کا بیجا ہے		یہی دشمن تمھارا لڑکا ہے
	لو قصاص اوسکا مجھے زیبا ہے	مار ڈالو ابھی تو اچھا ہے
سمجھا کاہن کو شاہ کا دشمن		جب علیہ نے سن لیا یہ سخن
	بولی اوسکو تو ہے بڑا کو دن	کینچکر برین شاہ کو وہ زن
	تو ہے دیوانہ ادا حق ہے	ہاں تو یک یو قوق مطلق ہے
مین نہ دکھلاتی سایہ ہی اوسکا		جانتی گرین یون تو بولیگا
	بال کو اسکے مین نہ دون دہکا	طفل یہ نور چشم ہے میرا
	تو اگر چاہتا ہے مرنے کو	سیکڑوں صورتیں ہیں مر رہیو
سیخے جن و بشر کے رہبر کو		لیگنی پھر علیہ سرور کو
	جیون صدف ومانیتی تھی گوہر کو	اس سے پر نور پایا سب گہر کو
	شہ کو جس جاے لے کے جاتی تھی	نکبت مشک تن سے آتی تھی

دشمنان کینہ دل میں رکھتے تھے	اسلئے نیکخواہ درستی تھے
برنج اعدائے دین سے کہتے تھے	یوں حلیمہ سے اس کے کہتے تھے

شہ کار کہنا نہیں مناسب ہے
قصد اعدا کا اس کے جانب ہی

جنگا بچا ہے اونکو پہنچا دو	اچھی حالت میں اونکو دکھلا دو
اقربا کے دلون کو بہلا دو	حال اعدا کا خوب سمجھا دو

رہے محفوظ تا یہہ ایذا سے
پہنچے آفت نہ اوس کو اعدا سے

سنکے بولی حلیمہ ہے بہتر	نخلی اپنے وطن سے کر کے سفر
سات اس نور عین کو لیکر	طی کیا منزلون کو شکل قمر

بس حلیمہ ملول رہتی تھی
محو عشق رسول رہتی تھی

اور کھتی تھی بس نہیں چلتا	روک سکتی ہوں کس طرح سے بھلا
اور جدائی کا بھی نہیں یارا	غم فرقت سے ہے جگر پھٹتا

راہ میں زار زار روتی تھی
غم فرقت میں جان کھوتی تھی

پہنچی نزدیک کہ وہ ہمدم	غم فرقت سے تھی سراپا غم
------------------------	-------------------------

پڑتا جاتا تھا اوس کا رنج و الم

یادہ پیما تھی وہ بدیدہ غم

چھوڑے کچا شہ رسالت کو
گئی کیونکہ قضاے حاجت کو

ہو کے فارغ حلیمہ جب آئی
اس مصیبت سے خوب گھبرا ئی

پہرندہ اوس گل کی برومان پائی
پیشہ سرد ڈارہین مار چلائی

کبھو پورپ گئی کبھی کھچم
شاہ کا کرتی پھرتی تھی ماتم

کہتی تھی میں تجھے کہاں پاؤں
دلکو کس طرح اپنے سبھاؤں

یا محمد میں اب کدہ ہر باؤں
کیا یہ منہ آمنہ کو دکھلاؤں

بھکو دکھلا دے چاند سی صورت
دور ہو جائے دانی کی حلت

کرتی تھی جب حلیمہ شور و بکا
جو کہ پڑا ہوا تھا ایک عصا

ایک بروقا او دھڑ سے اٹکلا
جب قریب حلیمہ آ پہنچا

پوچھا اے سعدیہ ہوا کیا ہے
کوئی پیارا تیرا ہوا کیا ہے

کہا اوس نے کہ وہ میرا فرزند
نور دیرہ تھا اور میرا دل بسند

جس سے رہتا تھا دل میرا غور بند
زندگی اوس سوا نہیں ہے پسند

	دود اپنا پلا کے پالاق میرے گھر کا وہی اجالاق	
اسکو یاں چھوڑ دیکے اسی بجائی یونہ اس گل کی اس جگہ پائی		اسکو ہمراہ اپنے مین لائی جلے کے حاجت کے جبکہ پھر آئی
	اس لئے غم سے زار زار ہونین بچ و ماتم سے اب نزار ہونین	
رونا نکبت ہے تونہ اتنا رو مین بھی چلتا ہوں دہوتے نے اسکو		بولا وہ پیر مرد جان نہ کہو کھیلنے کو کہیں گیا تو نہو
	بولی مین دہوتہ آئی ہوں جا کر نہ ملا ہے کہیں سراغ پسر	
گر چلے تو تو لے چلون اسجا وہ جو چاہے تو طفل دیگا تمگا		بولا یک بت سہل ہے ذی رتبا اے حلیمہ تو شک نہ کر اصلا
	بولی اوہی سہل گرا اونڈنا روز میلاد سرور والا	
نام اوس شہ کا کس طرح سے سناؤں یہج کر بت کو شہ کی دانی کہاؤں		پاس اس بہتہ کے کئے پھر جاؤں بت تو پتھر ہے اوس کو کیسے مٹاؤں
	سات تیرے نہ آؤنگی ہرگز	

	پاس بت کے نہ جاؤں گی ہرگز	
بولا کیوں بے ادب بنی اسدم حال پر تیرے بت کر گیا کرم		بو قنا یہہ سنے ہو گیا برہم چل میرے سات تا چلین باہم
	نات میرا پکڑ لیا اوسنے لیکے ہمراہ چل دیا اوسنے	
بت کا پھر اوسنے خود طواف کیا سننے ہی پھر ہیل گرا اوندنا		پاس اوس بت کے مجھ کو لیکے گیا حال اوس شہ کا بت سے کہنے لگا
	بت سے آئی صدا وہ نام نہ لے لینے اسم شہ انام نہ لے	
بتکدے جلکے خاک ہو گئے ضرور تم ہی پھر پڑ تپاک ہو گئے ضرور		اس سے سب بت ہلاک ہو گئے ضرور مشرکان بھیناک ہو گئے ضرور
	اوسکا حافظ خدا اوسیکا ہے وہ نہ طالب کہہو کیکا ہے	
اوتھہ چلی دمان سے ہو بہت مایوس کہتی تھی میں بھی ہوں عجب منحوس		دایہ پھر کر سکی دمان نہ جلوس یاد سرود میں کرتی تھی افسوس
	پہنچی جا عبد مطلب کے گھر تاکہ کر دے بیان حال پسر	

دیکھہ دایہ کو بہت مغموم	بولے غم کا سبب نہیں معلوم
کیا پس ہو گیا میرا معدوم	جلد کہہ دل پر ہے الم کا ہجوم

بولی زندہ ہے میرا نورِ نظر
خوب خاصہ ہے میرا لختِ جگر

جان سے ترے اوسے بچاتی تھی	اوس کو اکھنوں پہ مین بٹھاتی تھی
اپنا خونِ جگر پلاتی تھی	اپنے آغوش میں سلاتی تھی

دودھ جب چھت گیا بفضلِ خدا
کیا قصد اوس کو لیکے آنیکا

لائی اس کو بہت حفاظت سے	کی ہے محنت زیادہ طاقت سے
اور بچایا سفر کے آفت سے	خوف تھا خلق کی شہانت سے

اسکی الفت میں خوفِ جان تھا
کبھی بچوں کا اپنے بیان تھا

پہنچی نزدیکِ شہر جب اگر	اس کو یک جا ہی چھوڑ کر دم بھر
گئی اس وقت میں ضرورت پر	پھر جو آئی نپایا اوس کا اثر

خوب دہوندا نپایا اوس کا سراغ
گم ہوا ہے نظر سے چشم و چراغ

سکے بیہ عبدِ مطلب نکلا	ہو مگر صفا پہ چلا کے چرنا
------------------------	---------------------------

قوم کو اپنے ساری جج کیا دی تمام اقربا کو اوسنے زندا

بولا دہونڈو کہ گم ہوا ہے پسر
نظر آتا نہیں ہے نور نظر

جستجو اسکی کرتے تھے ہر جا غم سے کرتے تھے قوم و اوپلا
بھرتا لاش ہر بشر نکلا پر نہ اوس شاہ کا سراغ ملا

اتنے عرصے میں شاہ کے دادا
گئے کعبے کو اور طواف کیا

یوں مناجات حق سے کرتے تھے خاک پر سر کو اپنے دہرتے تھے
ہوسکے بیخود چو پھر دہرتے تھے رب سے اسطرح عرض کرتے تھے

یا خدا تو دلا محمد کو
ایک نظر تو دکھا محمد کو

آئی آواز غیب سے اوس دم کسکے تو ہوا ہے محو الم
کسکا کرتے آج تو ماتم اگر یہ کرتا ہے کس لئے پیہم

ہے تھامہ کے وہ بیا بان میں
میرے امن و امان کے دامن میں

سنتے ہی عبد مطلب آواز تھے بشارت کے سات برس سنا
اپنی سب قوم کو کیا ہمزاز ابن زوفل سے ہو کے تب انبار

پھر تھامہ کے سمت چل نکلے
لیکے ہمراہ کئی جمل نکلے

پہنچے یہ لوگ اوس بیابان میں
سر و دل جو تھا اوس خیابان میں
پائے گلزار و دشت ویران میں
شمس آیا نظر گریبان میں

چار زانو نشیہ آئے نظر
موز کے نخل کے تلے سرور

جد نے جب نور چشم کو دیکھا
دلے کرتے چلے وہ شکر خدا
بنگے چشم بے بصر بینا
اور زبان سے ہی اوسکی حمد و ثنا

پوچھا نزدیک جا کے نام اوسکا
کیا معلوم پھر مقام اوسکا

بولے اسطرح سے وہ حق آگاہ
جد میرا عبد مطلب ذیجاہ
مین محمد ہون ابن عبد اللہ
یہ ہے نام و نسب میرا واللہ

کون واقف نہیں نسب سے میرے
کون آگاہ نہیں حسب سے میرے

جد نے اوس دم زبان کو کھولا
حرف موزون زبان میں تو لا
موتیوں کو بیان میں بولا
قند گویا دھان میں کھولا

جان لے عبد مطلب ہون میں

	تیرا دادا ہون اور محب ہون مین	
سبب آنے کا سب بیان کیا نور دیدہ کو اپنے ساتھ لیا		پھر اوشکا کر او سے گلے سے لگا کہہ سنا ہلالِ فرقت کا
	گود مین اسکو لیکے پیار کیا اپنے ناتھے پہ لا سوار کیا	
کیا تحمل تھا اوسکا اور وقار ناقہ صلاح کا ہو رہا تھا نثار		کیا کہون حالِ اشتر شہوار مالکِ دو جہان تھا جس پہ سوار
	قدم راہوار چلتا تھا مثل باد بہار چلتا تھا	
ساتیے عزت و وقار آیا ہر ملک بنکے چو بدار آیا		شاہ کے مین جب سوار آیا باغین صورت بہار آیا
	دیکھ کر شاہ کا رخ ہشاش اقربا سارے ہو گئے ہشاش	
بکمال خوشی زرِ احمر اونٹ قربان کئے کئی لاکر		لایا جسوقت شاہ کو گہر پر کرفداسے نبی جن و بشر
	صدقہ شاہ کا کیا تقسیم اور بجا لائے شاہ کی تعظیم	

خوش ہوئے مان کو دیکھہ شاہِ انام	مانے دایہ کو بھی دیا انعام
کر کے مسرور اور شیریں کام	کردی رخصت اسے بصد اکرام

خدمت شاہ کے لئے مامور
ام ایمن ہوئے بفرح و سرور

ام ایمن سے یوں روایت ہے	سرور دین کی یہ حکایت ہی
ذکر وصف شد رسالت ہے	جسکو طفلی ہی سے قناعت ہے

شاہ رب کا سپاس کرتے تھے
نہ بیان بھوک پیاس کرتے تھے

تھا یہ دستور شاہ عالم کا	صبح یک جام پیکے زمزم کا
رہتا دل سیر اوس مکرم کا	کہا کہوں وصف شاہِ اکرم کا

جب میں کہتی کہ خاصہ ہی طیار
کہتے اب اشتہا نہیں زہار

سن اقدس کے گزرے جب چھ سال	آمنہ کو ہوا وطن کا خیال
چلے شرب کو تبشوق کمال	گئے مادر کے سات نیک خصال

تا ملاقات اقربا کر آئین
دلو بہلا کے اپنے پھر گھر آئین

شہر شرب میں ب بلند تبار	اقربا آمنہ کے تھے بسیار
-------------------------	-------------------------

سہیلی بی بی اور اونکے بر خوردار	میہمان قبیلہ بخار
خادمہ خاتم الرسالت کی	
ام ایمن ہمیشہ ہمراہ تھی	
وان سے راہی ہوئے جو بطنی کے	ہوئے منزل گزین سب ابوا کے
بی بی بیمار وان ہوئی تکی	کیا کوچ اوسنے سمت ماوا کے
پاک گوہر وان یتیم ہوئے	
بعد چندے وان مقیم ہوئے	
پھر روانہ ہوئے وان سے شاہ	ام ایمن تھے شاہ کے ہمراہ
رہ روی سے تھا کام شام و بگاہ	پہنچے گھر اپنے شاہ عالیجاہ
کرتے تھے شہ کی پرورش دادا	
خوش تھے دادا سے سرور والا	
شہ کے دادا وقار کرتے تھے	برہ کے بچوں سے پیار کرتے تھے
اوس پہ جان کو نثار کرتے تھے	شفقت بے شمار کرتے تھے
شہر مکہ کے خود وہی تھے امیر	
رکھتے تھے صدر و سند توقیر	
شاہ جنر صدر کے نکرتے جلوس	کوئی کرتا تھا منع جب منخوس
سنکے کرتے تھے جد بہت افسوس	کہتے تھے خوش ہے جھکواو سکا جلوس

	وہ تو عالی تبار ہے بیشک اور وہ ذمی وقار ہے بیشک	
اور قیامی کا دہیان لائے تھے شہ کو ذمی مرتبہ بتاتے تھے		لوگ جب دیکھنے کو آتے تھے یون فراست سے اس کے پائے تھے
	ہے یہ جکا نشان بسنگ سیاہ ہم قدم اوس خلیل کا ہے یہ شاہ	
ام امین سے یون بصد اصرار ہے یہ اہل کتاب کا اظہار		کہتے تھے عبد مطلب ہر بار میر سبچے سے رہ بہت ہشیار
	ہے یہ لڑکا نبی اس امت کا اور سند نشین نبوت کا	
قطرہ آب تھا درِ شہوار خشک سالی سے سبکو تھانہ قرار		قحط گئے مین پھر ہوا یکبار زندگی سبکو ہو گئی دشوار
	اُئی ماتف سے اس دم اک لہ واز ہو گئے عبد مطلب ممتاز	
قوم کو اپنے سات لیجا کے اور تو سل سے شاہ والا کے		سنتے ہی بوقیس پر جا کے دوش پر شاہ دین کو تہلا کے
	لگے کرنے دعا سے بارش جب	

پانی برسا بجاء شاہ عرب

شہر کے سمت آئے جب وہ جناب
خلق پانی سے ہو گئے سیراب
دشت و مہمون میں بھر گیا سیلاب
باغ اور کشت جنگے شاداب

ذات سے اوسکے کب امید نہیں
ابر رحمت سے کچھ تعبید نہیں

کر سکون کیا میں وصف شاہ حجاز
کس طرح سے بیان کروں اعزاز
ذات عالی تھی خلق میں ممتاز
طفلی سے دکھاتے تھے اعجاز

اونکا مداح اونکا خالق ہے
اسپہ حق کا کلام ناطق ہے

ہی یہ مولود پاک خیر نام
میں اونکی کبھی نہوگی تمام
غاتم الانبیاء ہے جسکا نام
ختم کردو کلام کو عمام

کرد صلوات اور سلام ادا
بمحمد و آل و صحب ہما

— — — — —

معجزہ احیاء

معجزہ طبع کا دکھاتا ہوں	قلم باؤنی سے لب ہلاتا ہوں
زندہ اپنا سخن بناتا ہوں	ریشک عیسے سخن دلاتا ہوں

میرا آقا جو مردہ زندہ کرے
کیون نہ زندہ سخن کو بندہ کرے

دم عیسیٰ کب اوس سے ہوا عدم	جسکے لب سے ہی فیض اوس کو ہم
یہی کہتا ہے شوق میں پیہم	چوم لون پاؤں جب بنی کے قدم

کیا عجب اوس سے مردہ جی اوتھے
عیسے دل زندہ ہوا بھی اوتھے

ہی وہ بو گرے شکل ورمیج	وہ صبا اوسکے لگے گردمیج
اوسکے امت کافر و فردمیج	شد زمین القضاۃ سردمیج

زندہ مریکوجب وہ کرتے تھے
قلم باؤنی کا دم ہی بھرتے تھے

بیہقی یون بیان کرتا ہے	جس سے منکر کا دل سنورتا ہے
------------------------	----------------------------

دوب دشمنِ حیدرین مرنے ہے | کفر کے بحر سے او بھر تہ ہے

سچا سچا مین حال لکھتا ہوں
لو نبی کا کمال لکھتا ہوں

ہی حدیث صحیح کا مذکور | یہی حق ہے کیا منظور
کیا متاخرین نے منظور | راستی سے ہی یہ سخن معذور

راستی موجب رضائی خداست
کس ندیدم کہ گمشتِ دازرہ راست

بت پرست ایک تھا دینے میں | کفر رکھا تھا اپنے سینے میں
یہ سواد او سکا تھا سفینے میں | جانتا تھا ثواب کینے میں

دینِ حق کا جو ذکر ستا تھا
ہو کے بیزار سر کو دھتا تھا

دینِ حق ہو گیا تھا عالمگیر | کی تھی او نے جہان کی تسخیر
حالِ بیدین کا کیا کروں تحسیر | چاہ میں کفر کے رہا وہ اسیر

سنگدل وہ بتوں کو مانتا تھا
نافع و ضار او نکو بانٹا تھا

کرتا تھا دین حق کا استہزا	کاہن اوسنے نبی کا نام رکھا
سحر اعجاز کو وہ کہتا تھا	قابل محبزه تھا اصلا

جوندیکھے وہ کیے قابل ہو
کس طرح دین حق پہ پاگل ہو

ایک دختر تھی اوسکی پر تمیز	جسکو رکھتا تھا اپنے جان سے عزیز
اوسکے مرنے سے ہو کے ماتم خیز	دفن کر آیا کر کے وہ تجھیز

غم سے دختر کے زار زار ہوا
حال اوسکا بہت نراڑ ہوا

نہ تو کھایا نہ سویا کرتا تھا	رات دن غم میں رویا کرتا تھا
جان کو اپنے وہ کہو یا کرتا تھا	اشک سے منہ کو دھویا کرتا تھا

زندگی سے وہ اپنے تھا بیمار
اوسکا جینا اوسے ہوا دشوار

ایک دن شاہ دین تھے جلوہ فروز	یعنے مسجد میں بیٹھے تھے اوس روز
گزرنا اوس راہ سے جو وہ دل سوز	پاکے اوسکو نبی نے غم اندونہ

حال سے اوسکے پھر سوال کیا

	کر کے پرستش او سے نہال کیا	
کر دیا سیل دیدہ تر کو لایا رقت میں تب وہ ہر ہر کو		اوس نے پھر یاد کر کے دختر کو کہہ سنایا بیان ہمیں بر کو
	کہا جینا مجھے وبال ہے اب غم میں دختر کے ایسا حال ہے اب	
ہمزبانی سے کامیاب کیا کرم و لطف بی حساب کیا		اوس سے تب شاہ نے خطاب کیا ذریکو شکل آفتاب کیا
	کہا دنیا کا اعتبار ہے کیا زندگانی کو کچھ قرار ہے کیا	
عاقبت اپنی بہول جاتا ہے بس جہان سے ملول جاتا ہے		جو کہ دنیا پہ پھول جاتا ہے وہ نہ پیش رسول جاتا ہے
	جو ہدایت پناے ہو گمراہ دوزخ او کا مقدر ہے خواہ مخواہ	
اور قضا پر کسے تصرف ہے اس بیان میں نہ کچھ تکلف ہے		حکم خالق میں کیا توقف ہے زندگانی کا کیا تاسف ہے

دل کو کب باند ہے اس سے دشمن
مستفر ہو جس سے دانشمند

یہ اشارہ ہے رب اکبر کا
مژدہ دیتا ہوں دین خوشتر کا
لطف ہی یہ جہان کے داور کا
بت کو کر دور جو ہے پتھر کا

دعوت دین حق میں کرتا ہوں
نور سے تیرے دلو بھرتا ہوں

حق کی توحید کا تو قائل ہو
خوبی آخرت کا سائل ہو
چھوڑ کر کفر دین پہ مائل ہو
کون ہے وہ جو تیرا حائل ہو

صرف رب کو ہے قدرت کامل
کسکو طاقت ہے پیش حقِ حاصل

جلد بیدار ہو نہ رہ غافل
حشر تک سید ہی جائیگی محفل
یان سے گزر پئے تو پھر نہ منزل
راہ کا نوشہ کچھ تو کر حاصل

اس سفر کی نہی مسافت ہے
پر خطر راہ ہے پر آفت ہے

بت پرست اس کلام کو سنکر
بولا تم محب زہ دکھاؤ اگر

زندہ کر دو جو تم مہری دختر	تب میں جانوں کہ سچ ہو پیغمبر
تکو حق کا رسول مانو لگا اور واحد خدا کو جانو لگا	
شہ نے فرمایا دے پتا مجھ کو قبر پر اوسکے لیکے جا مجھ کو	اوسکی مدفن کی رہ دکھا مجھ کو نام اوسکا ہے کیا سنا مجھ کو
حق کی حاصل میں تاحضوری کروں تیرے دل کی مراد پوری کروں	
ہو کے ہمراہ شاہِ دین و چلا نام دختر کا اوسنے شہ سے کہا	قبر کے پاس جبکہ لیکے گیا شہ نے دی نام اوسکا لیکے ندا
زندہ ہو اوشہ کھتری ہوی دختر کہا لبیک اوسنے خوش ہو کر	
فارغ اوس سے ہوا جو خلق پناہ عرش سے تابفرش ہوئی تہواہ	دم عیسے ہوا نثارِ شاہ بنگیا بت پرست حق اگاہ
صدقے ہو ہو کے جان کہوتا تھا حالت ماضیہ پہ روتا تھا	

شہ کے قدموں پہ اوسنے سر کو ملا	اور عفوِ قصور بھی چاہا
کہا سلام کی تو راہ دکھا	اور سلمان بنا کے کلمہ پڑھا
میں بتوں سے ہوا ہوں اب بیزار	وقفا رہنا عذاب النار
جانِ عالم ہے انجمنِ آرا	روح ہے جس کے نام سے زندا
تتمین میرے ہے جانِ ذکر اوسکا	کیون نہ دل زندہ ہو بدمع و ثنا
جان بخشی سدا ہے کام اوسکا	عرشِ اعلیٰ پہ ہے مقام اوسکا
اوس لب اور اوس دہن کجین صدقے	اوس کے ہر موئے تن کے مین صدقے
اوس کے چاہِ ذوقن کے مین صدقے	دل سے مشاہدِ زمین کے مین صدقے
ہئے وہ مالکِ سبھی خدائی کا	حق سے کب ہے گمانِ جدائی کا
اوسکی ہی واسطے بنے افلاک	ہے مشرفِ قدم سے اوسکے خاک
حق نے اوسکے لئے کہا لولاک	اوسکا پیثرو کبھو نہو غمناک
مالکِ دو جہان ہے ذات اوسکی	

فخر کون و مکان ہے ذات اوسکی

بعلی و بغا طمہ زہرا
و بیجاہ صحابہ کبرے

و نہ سبطین سیدین علا

و طفیل جناب غوث ورے

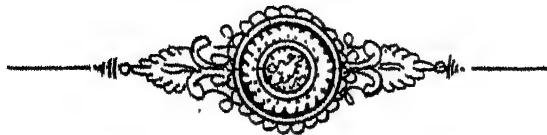
یا حبیب الالہ خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

بندہ کترین ہے یہ علام
اوسکو غیر و سندر کیجو مدام

اوسکو ہرگز نہ چھوڑیو ناکام
اوسکو خوش رکھو اسے رسول انام

اوسپہ ہر دم رکھو کرم کی نظر
استیشو لعاب ز مضطر

یا
سک
و



ہیں منکران غرض اس معجزہ کے خلق میں جا	ہی ال چہا میں پھلے قریش کے کفار
جو دیکھ کر بھی ان انہوں کرتے تھے نگار	بنی کو کرتے تھے وہ ساروں میں جسا شمار

کوئی رہا ہے نہ اون منکروں سے باقی اب
کہ رفتہ رفتہ جہاں سے وہ مشت گئے ہر سب

فلاسفہ بھی انہیں منکروں میں ٹانہ ہیز	علوم حکمت و معقول کے وہ بانی ہیں
دلیل عقلی سے وہ محو خوش بانی ہیں	کہ انبیاء کے وہی دشمنان جانی ہیں

اور انکو بھی فلکیات میں کلام نہیں
یہہ کہتے ہیں کہ انہیں خرق و التیام نہیں

جو باقی دو ہیں سو وہ قائلان قرآن ہیں	وہ جانتے ہیں کہ خود صاحب ایمان ہیں
جو دیکھو انکو بہ پیرایہ مسلمان ہیں	حقیقت انکی بھی ہے تباہ دنیا ہیں

زبان سے گرجہ مقرر ہیں بطون کے منکر صاف
بیان کرتے ہیں سب حال معجزے کا خلاص

اور اک گروہ کا اون دو ہے یہی اظہار	وقع شق قمر کا نہیں ہوا نہ نہار
کلام حق سے ہر ظاہر نشان روز شمار	اہلین ہی معجزہ شاہین بہت تکرار

یہہ انکی صاف ضلالت ہر زعم باطل ہے
یہہ عقائد بھی اون منکروں کا کل ہے

لکھا ہے صیفہ ماضی سے ذکر شق قمر	تقرض کفرہ سحر سے بھی ہر اظہار
---------------------------------	-------------------------------

جو منکر کسیکے اعجاز کا ہو سکتا ہے کبھی نہیں وہ مسلمان پہ ہر کوئی ابتر

ظہور معجزہ اب تک نہیں بغرض محال
اونہوں نے کسیکے جادو اور کو دی تھی مثال

میں کہتے دوسرے واقعہ ہوا جو شوق قمر
بنی نے دی تھی جو قبل وقوع اس کی خبر
نہیں وہ معجزہ پر ہے علامت محشر
یہی تھا معجزہ بادشاہ بحر و بر

یہ اعتقاد بھی کچھ صدر سے مطابق ہے
نہیں وہ مومن خالص مگر منافق ہے

وقوع جگہ کا شب بدر تھا منے بن ہوا
بنی سے کی تھی جو اعدائے اس کی ہند
ہزار تھے خلائق ہزار تا اعدا
وہ بنی نے کیا مدہ کو شوق حکم خدا

کہا بنی نے خبر اس کی دی تھی قبل وقوع
روایت ایسی کسی نہیں ہوئی سموع

معدنوں نے جنہوں کی بہت حدت ہے
بیان معجزہ خاتم الرسالت ہے
بیان کیا ہو کہ اسما سے یون ریوا ہو
اور اس کے ضمن میں فضل شدہ دیکھتا ہے

جو باب علم اور اہل عبا کا ثانی ہے
اخ شقیق کنی اور عزیز جانی ہے

گئے غار سے فارغ ہو چکے گھر کو بھی
نزل وحی کے تھے دیکھتے اتر کو نبی
علی کے زانو پر لیٹے تہر کہہ گھر کو نبی
تھے ماسوا سے پھر آہوے نظر کو نبی

بیان معجزہ خاتم الرسالت ہے

غاز عمر سے فارغ نہیں ہو سکتے
قضا سے اوسکے تھے آزرده دل خدا کی

قلق علی کو بہت تھا غاز کے خاطر
طپان دل اور نگار ثابے نیاز کے خاطر
ہلے نہ جائے سے اوس سہر فراز کے خاطر
اوتھے وہاں سے نہ شاہ حجاز کے خاطر

ہوے جو وحی سے فارغ جناب خیر نام
غروب ہو گیا خورشید ہو گئی تھی شام

نبی نے دیکھا علی کو تو بس حزمین پایا
اور اوسکو خوف الہی سے سہمگین پایا
غاز وقت کا شوق اوسکے دل نشین پایا
اوسنی خیال میں پھر چین کو بر جبین پایا

اوتھا کے دست دعا کو جناب باری میں
بیان کرنے لگے مقصد اپنا زاری میں

علی ہے بھائی مرا اور تیرا بندہ ہے
تیرے حضور میں ہر خطہ سر فکندہ ہے
اور اوسکے دل پہ ترانہ پاک کندہ ہے
جو دل ہے اوسکا تیرا دید میں پسندہ ہے

غاز فرض ہوئی تجھے سارے عالم پر
گردہ جن و ملک پر اور ابن آدم پر

غاز وقت قضا ہو تو ہے قضا اوسکو
بھلا ہے وقت پہ گر کر سکیں اوج اوسکو
غاز چوتھے یہ کب خاص کام تھا اوسکو
نزول وحی نے پابند کر دیا اوسکو

اوسے تو صاف طاعت خدا کی تھی منظور

اطاعت اوسکو رسول ہدائی تھی منظور

تر آفتاب کو دس حکم تا وہ لوٹ آئے
وہاں پہ عصر جہان ہوئی وہ لوٹ آئے
کہ جس طرح سے روز جزا وہ لوٹ آئے
عجب ہے کیا جو حکم خدا وہ لوٹ آئے

دعا کو آپ کے خالق نے مستجاب کیا
فلک پہ ہر کو پہر حکم روشتاب کیا

جو آفتاب پہ حکم خدا ہوا صادر
کیا تب اوس نے ادا حکم خالق قادر
جو وقت عصر برابر تھا ہو گیا ظاہر
یہ کس کے نجات کہ اس مزر کا اپنے ماہر

علی نے کر کے وضو پہ نماز کی جو ادا
بہت خوشی سے وہیں شکر بے نیاز کیا

سلام پھیرتے ہی شمس ہو گیا غائب
سجاستام ہوا رخ پہ ہر کے حاجب
یہ ہر ماہ و ہر رضا سے نبی کے ہر طالب
ہے اونکا منکر اعجاز خاسر و خائب

نبی کا رتبہ ملک اور عباد کیا سمجھیں
خدا کے نور کو خاکی نزا د کیا سمجھیں

بیان حق کی خدا سے تو دست گاہ مجھو
طریق حق پہ سدا رکھو تو رہا ہ مجھو
براعتقاد و یار رب تو رکھو نگاہ مجھو
شکوہ فلسفین سے تو دے پناہ مجھو

یہ التجا ہے کہ علام کو تو شادان رکھو
طفیل ختم رسالت اوسے تو فرمان رکھو

معجزہ نوافیر آب و معجزہ بیان رحمت

چشمہ آب ہے یہ لاج بیاض تسطیر	دیکھو اسے چشمہ بے آب ہوا مہر منیر
بند پاموج ہوئی بحر کو مثل زنجیر	سُکھل یوسف کے گرا چاہ میں ہو آب اسیر

چھ بچہ صاف بکیرہ ہی تو قلزم ہی غدیر

صورت سرو لب جو ہے یہ میرا خامہ	آب رحمت کا جو منبع ہی سمی یہ نہامہ
تن ہر حرف پہ یا آب روان ہے جامہ	آبشاروں کا میرے صفحے پہ ہے ہنگامہ

الغرض نامہ سفید اپنا ہی جیون چشمہ نشیر

وصف منظور ہے سر چشمہ دو عالم کا	ذکر ہے معجزہ فخر نبی آدم کا
حوض کوثر پہ اجارہ ہی شہ اعظم کا	ہے لقب ساقی کوثر مگر اوس اکرم کا

سمع سیراب ہو جس سے وہ ہی میری تقریر

اسم احمد ہی نبی کا تو بین حرف واد سکے چار	جس سے پائے ہیں وجود آب گل و باد و نار
اولن مختصر سے دو عالم کا ہوا استقرار	فاعل و سکا ہی خدا فعل کا ہے وہ ہی مدار

حال مستقبل و ماضی کا کروں اب تحریر	
پوچھا وہ جو صحابی تھے نہایت دینان بُوعِیْمِ اَوْنِ ہئی راوی ہئی کتابوں میں بیان	معجزہ سرور عالم کوہ کرتے ہیں بیان واقعی نے بھی نہ اوس بات کو کہا نہیں
اوس بیان کی مجھے اس وقت خدا کی تیسیر	
ذکر کرتے ہیں کیا جبکہ پیمبر نے سفر پہنچے اک دشت میں جس جاتہا پانی کا اثر	ہم سفر میں بھی نبی کا رات بستانہ کمر اب نایاب ہوا صورت آب گوہر
پانی کے واسطے بے آب تھے سب میر و فقیر	
جب شاہ نے امت کا وہ احوال خراب دیکھا شہ نے اونہیں مضطر میں بیان سیاب	نکلے غمخوار ہی امت کے لئے تب وہ شتاب بشر و خوش موئے جائے ہیں ہو کر بیتاب
دیکھ کر حال تباہی کا ہوئے شہ دلگیر	
شہ نے فرمایا طے پانی کہیں اب لا دو دہنو مشکوں میں ملے جتنا مجھے سب لا دو	مل سکے تو کہیں ہمد کوئی مشرب لا دو برکت کے لئے مانگوں میں دعا حب لا دو
تا اوس پانی میں ہو فضل خدا سے تو فیر	
ہر بشر پاکے فواجب قوہ حیوانی دہنو دتے پھرتے تھے مشکوں میں بصد حیرانی	عرض کرتے تھے کوئی دم میں ہیں ہم سب غانی ایکے پائے کسی مشک میں تھوڑا پانی

مشک وہ لیکے گئے پست شربا تو قیر

شاہ موجود ہیں جب خلق کی جو پانی کو
کیون نہ ہو اذکی دعا سے برکت پانی کو
کر چکے دو خلائی کی پریشانی کو
جبکہ دلوائے کسی ظریف میں اوس پانی کو

شہ نے مات اوس میں کہا اپنا دین بے تاخیر

یوں روان آب تھا اعلیٰ نگین حضرت کے
جوش کیا رگی جیوں بحر کو ہو رحمت کے
شہ نے دکھلا عاقل تھے وہ سب رت کے
بحر کے موج میں تھلنے بنے حیرت کے

شاہ کے دست مبارک کی تھی بیشک تاشیر

بحر حیرت نے کیا حکم کہ سب یان آئین
سارے مشکو کو اسی پانی سو پر کرو آئین
جس قدر پانی ہو مطلوب وہ لیکر جائیں
شتر واپ مویشی کو بھی سب پلاؤں

پانی لینے میں نہ اس وقت کرو کچھ تقصیر

الغرض تیس ہزار آدمی تھے ہمراہ شاہ
اونٹ تھے بارہ ہزار آپکے اوس دم ہمراہ
اوتے ہی گھوڑے جلوس میں رہے پیش نگاہ
بنکے سیراب رہے سب بطفیل فریجاہ

شاہ خوش ہو کما داکرتے تھے شکرو تکبیر

خیز ہے جن و ملائکہ کو مقدم قدم سے
ہر دم نور لیا کرتے ہیں ہر دم قدم سے

عرضِ مَکّامِ بیہ ہی امی شہِ عالم تم سے التجا کیون نہ کرے بندہ یہ پہچم تم سے

اپنی الطاف و کرم کی سبجے بخشو جاگیر



نخل گردون صفحہ قرطاسِ فدا نشانِ آج طبع کی تیزی سے برق آئینہ حیران ہو آج
خوش بیاہنی سے زبانِ میری گہرِ زبانِ آج رشک سے جسکے فلک پر چشمِ تر زینِ آج

اوپر آؤری بادیدہ گریان ہے آج

ابھرت کے ستائش میں زبانِ سیراب ہی کشت امیدِ محبانِ سزاورِ شلاب ہی
دیکھ کر چشمِ نبی کو بحرِ مینِ گرداب ہی حاسدوں کے اشکِ سرِ چہاں سیلاب ہی

منکر و نکل باغِ دلِ طغیان سے بریں ہی آج

بیہقی رلاوی ہے جسکا او کو حاکم نے کہا اور قاتل ہے اوسیکا یونیسر باصفا

یہی کرتے تھے بیان فاروق جبکو بر ملا حق و باطل میں کہ جنکا فرق کرنا کام تھا

واقف اونکے فضل کا عالم میں ہر انسان ہی آج

شام کے جانب بہت بے آب تھا جو اس مقام تھا وہ صحرائی بق و وق اور تہو اور کھتا تھا نام
تھے فروکش رمزہ اصحاب اور خیر الا نام تشنگی سے باہی بے آب تھے سب لا کلام

سنکے ذکر تشنگی جو ابیل لہ زان ہر آج

کرتے تھے اونکو نوح اور سد صحابہ عجیب پانی پیتے تھے شکنے کا بوجہ اضطراب
چاہ میں پانی کے کب پایا اونہوں بخر سراب مونسان با صفا صابر تھے با حمل خراب

جنگار روشن خلق میں خورشید ایمان ہر آج

آبرو والے ہی بے آبی سے تب جہلا گئے دیکھ کر صدیق اکبر اونکے تین گہرا گئے
صورت گل تشنگی سے خود بھی کھلا گئے پر پریش شاہ دو عالم شتابی آگئے

بہرے یا شہ تشنگی سے خلق سب بیچا ہی آج

بے دعا میں لپکے ہر دم حاجت یا نبی خلق سے بے آب تم ہو ابرجت یا نبی
اب دعا سے دور کرو ہم سے زحمت یا نبی عربین و کھلائے ہو کرب عزت یا نبی

ہوں دعا سے آپ کے سیراب تو ہمارا آج

توجیب خاص تھا ہے تو شرعی جناب
بحر قدرت میں تیرے گنبد کردوں جناب
تیرے نطفہ کے دفن سے ہر بنا جرم بجا
کیون نہ ہو تیری دعا اگے خدا کے مستجاب

پر تو رخ سے تیرے خوشید ہی مایاں ہی آج

سنتے ہی اس بات کہ نہ اوشا و دشا
عرض یوں کرنے لگا اسی خالق ارض و سما
میری امت تشنگی کا بیج ہستی ہے برا
ابر کو فرماں ہوا سیراب کر دے یا خدا

حکم سے تیرے میری امت یہاں آج

تھے دعائیں ہی جناب شافع ہر دوسرا
حکم خلاق جہاں کا ابر چسپاں اور ہوا
دیکر کیا تھی ابر چادر نہ اُن کے لگا
پانی وہ برسا کہ سارا دشت دیا بگیا

خلق کہتے تھے یہ ابر فضل کا باران تھا آج

باش باران سے اہل قافلہ سیراب تھے
اسجا بیت دعا می ہفتہ کے خوش اصحاب تھے
سیر پانی سے تھے جو اچھتر بے آب تھے
سارے مسکین اور غریب کا روانہ ہوا اب تھے

خوش تھا سب طائروں میں یہ بنانا آج

ہو گئے سیراب جس سے ہمران مصطفیٰ

ابراہارن تھا محیط کاروان مصطفیٰ

خلق پر ظاہر ہوا معجز بیان مصطفیٰ

ہنگامے شبِ کرفیض زبانِ مصطفیٰ

کہتر قصبہ حکم شدہ بارش ہو گیا اسکا ہواج

ایک قطرہ بھی نہ برسایا سو کاروان

ابر نے جب حکم پانچم دیکھا تو ان

ابرجہ نیک کیا تھا معجزہ شہ کا عیان

بے خبر تھے ابر کے آنے سے اوجھل ہو گئے

اوس ابن شاہ پر علماء مدظلہم نے آج



مجزہ شق القمر و الشمس

ہی برق طبع کو گردون پہ آج جولاں
بشکل آئینہ خورشید کو پہے حیرانی
ہوی ہی صاف شب فلک جس سے نورانی
قرہ آگے سرے محو چرخ گردانی

دل سپہا روں سے میرے شوق ہو جا
یہ میرا رنگ بیان دیکھ رنگ فنی ہو جائے

میچ میرا ہے خورشید برج مطلبی
فروغ کون دکان اور دجھان کا نبی
قمر کے شکل سے روشن ہوا اوکل شمشق
ہے جسکا نام مقدس محمد عربی

اویسی کے حکم سے بس گردن فلک خم ہے
اویسی کے حکم پر گر کوش برین ماہ پیہم ہے

فروغ شمس و قمر ہے وہ معدن انوار
تجل رخ انور سے منفعل ہے نار
وہ نور چرخ وضیا بخش ثابت و سیار
نجوم صورت اسپند ہو رہے ہیں نثار

وہ ہسری کے اگر زعم سے محال ہو
گرے فلک سے قمر شکل نچھ ماقب ہو

اویسی کے نور سے روشن ہر اک شہستان
اویسی کے نور سے گردون پہ ہر خشتان
اویسی کے نور سے ہرزل بن نور ایمان
اویسی کے نور سے ہر نور ماہ تابان

اویسی کے نور سے عرش برین منور ہے
اویسی کے نور سے گل و گلستان معطر ہے

مجھے نہیں کہ قلم شکل شمع روشن ہو
بہاں نور بنی اسکے مسح روشن ہو

خیال چشم منور سے دمع روشن ہو | جس انجن میں کرو ذکر جمع روشن ہو

ہوے نور پر میر نہیں فروغ کبھی
نہ سمجھینگے اسے روشندان دروغ کبھی

قدم سے اسکے مشرف جو بن گئی ہوا خاک | کر ٹنگے رشک نہ کیونکر زمین سے افلاک
جو مہر ہو و مقابل تو ہو گہن سے ہلاک | قمر بھی چون گل مہتاب ہو گریبا چاک

جوشع طور شرارہ ہے اسکے گلخن کا
چراغ وادی ایمن ہے سر و گلشن کا

قیامت آج پیامین سخن میں کرتا ہوں | میں جمع سحر کو چاہ دہن میں کرتا ہوں
ہر ایک غنچہ کو گل باچمن میں کرتا ہوں | میں رخنہ سیدنہ درعدن میں کرتا ہوں

یہ معجزہ مرا طبعی ہے دیکھ لے جو سپہر
کہ میگا سر خط فرمان پیشل ماہ و مہر

اگر ہو کوئی ابو جہل سا جہالت سے | ہمارے کوئی منکر اگر حماقت سے
بھٹک چلے کوئی گمراہ ہدایت سے | دلیل فلسفی لائے کوئی سفاہت سے

ابھی کروں اسے قایل چھکا ہر دون گردن
مگون رہے سر سرکش مثال حیرت کہن

بیان کیا جو علی نے حدیث بالتحقیق | اوسی حدیث کی ابن عمر نے کی تصدیق
انس نے کی ہے روایت او کو تصدیق | اوسکی پہر بن مسود پاچکا توفیق

	<p>جسیر اور حذیفہ اور ابن عسہم رسول اور ایک جمع کثیر صحابہ مقبول</p>	
<p>جو حج سے لوٹ کے انیس سو و مقام منہ وہ شب تھی بدر کی تھا پر فضا بہت صفا</p>	<p>بیان کیا ہے اونھونج رسول ہر دو ہوے مقیم وہاں با صحابہ کبرے</p>	
	<p>اوس انجمن میں تھے اصحاب گرد اوس شہ کے ہجوم انجم و اختر تھا گرد اوس مہ کے</p>	
<p>اور ابن حارث اوسو بھی اونیں تھے شامل جناب سرور اطر سے یون ہو سایل</p>	<p>ولید اور ابو جہل اور بن وایل یکایک اے وہ کفار سب ہو کایل</p>	
	<p>تو گرنی ہے ہمارا سوال کر پورا دکھا کے معجزہ اپنا کمال کر پورا</p>	
<p>کہا چلے نہ کبھو سحر اوج گردون پر کہ معجزے سے تو اس چاند کو دو کرے کر</p>	<p>یہودی ایک تھا اون کا فرو نکا ہو رہبر بنی سے کبھیو سدم سوال شق قمر</p>	
	<p>اداسوال جو ہو گا تو لائینگے ایمان کرینگے ترک بتوں کو ہم اپنوں سب آن</p>	
<p>تو تراش کم اسی خنجر سے چاک کرتے ہیں بتوں کے واسطے تجھ سے تپاک کرتے ہیں</p>	<p>وگر نہ تجھ کو ابھی ہم ہلاک کرتے ہیں تبرے رفیقوں کو اندوہناک کرتے ہیں</p>	
	<p>ہزار سحر ہو اوس کا عمل زمین پر ہے</p>	

	اثر نہ اوسکا کبھی اس مہم بین پر ہے	
پھر اپنے حزم سے معرفت میں سارا کفر تھے اور اقر باے نبی ترسناک یکسر تھے		نبی جو منتظر حکم رب اکبر تھے صحابہ فکر میں اس واقعہ سے اکثر تھے
	نزول وحی کے آثار ہو گئے ظاہر پیام لیکے ہوئے جبریل وان حاضر	
سزای رتبہ سرور او ہونے کی تعلیم کہا ہی حق نے صلوة و سلام بات کریم		بہت ادب سے بجالائے شاہ کو تسلیم کہا ہوا ہون میں حاضر بجم ذات قدیم
	کہا کہ حجت پیغمبری صفا کر دو ان اشقیاء کا سوال آج تم ادا کر دو	
اس آب و باد اور اس خاک کو کیا پیدا اونہیں سے تخی و کل و تانک کو کیا پیدا		تمہارے واسطے افلاک کو کیا پیدا شر سے آتش بیابک کو کیا پیدا
	یہ ماہ و مہر تمہارے بن حکم کے متقاد سہیلے کون و مکان کیون نہ تابع ارشاد	
کہ جس سے رنگ رخ کا فران بھی فنی ہو جا ہو جسکا جو ہر قابل وہ سو حق ہو جا		جو حکم دو تو فلک پر یہ ماہ فنی ہو جا دکھا ئے اونہیں اعجاز تا قلقت ہو جا
	تمہارے پہلہ یہ حق ہو تو کیا تا مل ہو جو چاہے حق تو ابھی غار صورت گل ہو	

<p>ہوے جو وحی سے فرغ آدھیا سر کو وونگرتے ہو ابھی گر حکم سے سر ہٹا</p>	<p>کہانی نے وہیں کافروں کے خطاب تو کہا کرو گے مرے دین کو تم بدل ایجاب</p>
<p>کہا اور ہون بجان یہ قبول ہو ہر سب دکھا و معجزہ شق قمر کا جلد تم اب</p>	
<p>وہیں اشارہ نبی نے کیا بحکم خدا ابو قیس یہ پاک پارہ او سکا آٹکے گرا</p>	<p>فقط تھی دیر پشام کی مہ وونگرتی ہوا بھی قیقان پہ گر انکڑا دوسرا او سکا</p>
<p>کہانی نے جسے دیکھا یہ ہو مطلوب وہ تاک تاک کے شق قمر کو دیکھنے خوب</p>	
<p>یہ دیکھ معجزہ سب بیچو اس تھے گفار کیا یہودی نے اوس مخبرے کا تبا قرار</p>	<p>زبان کو اونسکے نہ باقی تھی طاقت گفار نبی یہ لاکے وہ ایمان بنگیا ویندار</p>
<p>اوچھل کے بولا ابو جہل یہ بھی جادو تھا نہ کیوں کہیگا یہ وہ ایک مرد بد خو تھا</p>	
<p>وونگرتے چاند کے جا کر ہو فلک ہم روان بجات اصلی قمر ہوا ہم</p>	<p>ہوے بصورت جزا و دپیکر ہمدم اشارہ تھا یہ قدرت کا وہ خلک قسم</p>
<p>دل دزبان سے جو منکر تھا او سکا کا فر تھا چھپا نہیں تھا کچھ یہ حال سب ظاہر تھا</p>	
<p>ندبرا در خرد مند زمرہ ہشدار</p>	<p>یہ بولے ہو نہ جافرا بھی سے ہوا اٹھار</p>

جو دیکھا انہوں سے اس بات میں شک نہ کیا کہ
معاہدہ کے خلاف اب نہ تم کرو اصرار

چلو کہ اور بھی دریافت کر کے آئینگے
تو صدق و کذب کو اس معجز کے پائینگے

یہہ سنکے بولا ابو جہل آہ واویلا
جو تم سے لوگوں کو پھراوے اپنے دہم میں لیا
میں سچا نکو ابو بکث نے یہہ سحر کیا
کہ اوسکے سحر کو ہی تنے معجزہ جانا

قسم میں کرتا ہوں بت کی نہیں وہ پیغمبر
یقین جانو میں کہتا ہوں ہے وہ جادوگر

وہاں سے شرمہ کفر بد سیر نکلا
نہیں تھی کہ جسے گہرا اپنے لوٹ کر نکلا
بنی سے ہو کے پشیمان ہر بشر نکلا
جسے ضرورت تھی تحقیق در بدر نکلا

جو دور دور سے مکے میں قافلے آئے
تو مشرکین عرب ان سے پوچھ لے آئے

وہ کہتے تھے کہ شب بدر ہم تھے ہمراہ
یہہ کاروان بھی ہمارا جس سخن پہ گواہ
دو ٹکڑے چاند ہوا دیکھا ہم نے تھا واقعہ
یہہ قافلے میں نہیں کوئی جو نہیں آگاہ

اسی طرح سے مسافر بیان کرتے تھے
اسی کو غائب و حاضر بیان کرتے تھے

ہوا تھا مکے میں ابو جہل افسر اشرار
جو ابن اخ تھے ابو جہل کے شہ ابرار
اونہیں دنوں میں بنا تھا قریش کا سردار
اسی لئے تھا نبوت سے انکے اوسکو عار

زیادہ سب سے نبی کا عدور مابنکر ہمیشہ شاہ سے وہ زشت خور مابنکر	
دکھاتے معجزے اکثر تھے پرتھاقابل نبی سے معرکہ بدر میں ہوا حاسیل	کلام حق پہ وہ ہرگز نہیں ہوا مایل مواوہ حربہ دین حسین سے ہو گھائل
سنا جو شاہ نے حال اوسکے زشت قسمت کا کہا وہیں کہ یہ فرعون تھا اس امت کا	
اونہیں دنوں میں ملیا رہیں تھا کیا جا عرب جہازوں پہ آتے تھے کر کے عزم اور جا	وہ دین رکھتا تھا آگے سے بت پرستوں کا ذریعہ اونکی تجارت کا اس جگہ پر تھا
کیا عرب نے جو شق القمر کا حال بیان تو کافروں پہ ہوا شاہ کا کمال عیان	
یہ رفتہ رفتہ خبر پہنچی جبکہ راجا کو بٹھا کے سامنے اوس نے عرب کے سکنا کو	وہیں بلایا سبھی تاجران بطحا کو کیا جو جمع سبھی شہر کے رعایا کو
عرب سے شق قمر کا سوال کرنے لگا صدف کو سمع کے در بیان بھرنے لگا	
بیان معجزہ شاہ سن چکا جو تمام تم اپنی پوتی کو کھولو کہ مجھ کو اوس سے کام	ہلا کے اوسنے بنجم سے یہ کیا ہر کلام قمر ہوا تھا دو ٹکڑے کبھی کروا علام
فلک پہ حکم بشر چل سکے نہیں ممکن	

ہو صدق و کذب عیاں اوسکا مجھ پہ آجک دن	نکالی صاف وہ تاریخ وہ ہونڈ کر تقویم مگر کیسے نہ اوسکی سبب کی تفہیم	تلاش کرنے لگے روز نامہ تنجیم کہ جسمیں شوق قمر کا بیان تھا ترقیم
وہ بولے شوق قمر کا بیان پھر اہل نجوم کہ جس سے کستی معجزہ ہوئی علوم	بکھل گل تھا کھلا بخت خوشتر راجا دلیل راہ ہوا صاف دفتر راجا	چڑھا عروج ہدایت پہ اختر راجا بسان خضر بنا بخت رہبر راجا
سعید جو ازلی ہو سعادت اوسکو ہر فصیح کے ہو ایمان ہدایت اوسکو ہی	نبی ہے رست محمد رسول عالیجاہ کرے پستشیت وہ جو ہو رہے گمراہ	کہا یہ راجہ تے تب لا الہ الا اللہ میں دل سے لایا ہوا ایمان خدا ہے میرا گواہ
یہہ لکے ہو گیا اسلام سے مشرف وہ نبی کے پاس تھا اکرام سے مشرف وہ	جو اس دیار میں اشہری کو بکو تانیخ نہ کیوں بنائیں گی بد خو کو نیک و تانیخ	پٹھری ہو جس نے طیبہ کی کہہو تانیخ دلون میں کرتی ہے ایمان کا نمونہ تانیخ
جو دیکھے اوسکو کرے اس کلام کی تصدیق یہ معجزہ وہی ملنے کہ جسکو ہو توفیق		

سیرای رسولِ انام

گردون پہ میرا اختر فکرِ سہی آج	دلین مرے بھرا ہوا نورِ ضیائی آج
ظلمت کا رنگ پیشِ نظر مٹ گیا ہی آج	دفترِ خدائی کا مرے آگے کھلا ہی آج

پروین خوشہ چین مرے خرمن کا بنگیا
خورشیدِ صاف گل مرے گلخن کا بنگیا

موسیٰ بنِ خش میں آج تجلی طور ہے	عیسیٰ کو شوقِ دید میں ہر دم سرور ہے
خورشیدِ چرخِ طالبِ نور حضور ہے	عالمِ تمام مطلعِ اشراق و نور ہے

نورِ محمدی ہوا عالم میں جلوہ گر
کوئین جسکے جلوے کے رہتے تھے منتظر

آدم کو انتظار تھا جسکے ظہور کا	دھوکا ہوا کلیم کو جس شمعِ طور کا
رتبہ تھا جسکے آگے سلیمان کو مور کا	وہ نورِ عینِ عرش کا ہے اور حور کا

آخر سب انبیاء کے اگرچہ ظہور ہے
ظاہر ہوا جو پہلے محمد کا نور ہے

ہو سب سے پہلے اے نبیِ آخر الزمان	جلوہ تھا را اول و آخر میں ہے عیان
----------------------------------	-----------------------------------

تم آفتاب برج نبوت ہو بے گمان	تم منظر اتم ہو کروں اور کہا بیان
------------------------------	----------------------------------

نورِ جبین سے کیوں نہ متے رنگِ کفر کا	وہ مصقلہ ہی جس سے کتے زنگِ کفر کا
--------------------------------------	-----------------------------------

میرے سوا ہی عکسِ نبی کون اب اوتھا ہے	اور دیکھ آئینے کو مصفا بنا کے لاے
جب قوتِ مصورہ میرا وہ دیکھ پاے	ہزار کیوں نہ میرے مرقعِ رشک کھاے

تصویر جو کھنچی ہے مرقعِ مینِ علم کے	مرآتِ دل پہ عکس نہ کیوں اُسکا لیجئے
-------------------------------------	-------------------------------------

وحدت کے عکس سے ہوا کثرت کا سب ظہور	خاکا اوتھا تو بنگیا انگارہ اوسکا نور
حیرت کا آئینہ ہے نبی صاف چشمِ حور	حسرت کا دم بہرِ گمانہ کیوں اوسکے اگلے طور

دم بھر اگر تجلی کا منظر بنے سپہر	مانند طورِ سرزمینِ کرے چشمِ ماہِ دہر
----------------------------------	--------------------------------------

ہمیں غمِ پیہ کہ وصفِ قدِ دلِ باکرون	میں اپنی رستی کا نہ کیوں دم بھر کروں
لکھوں الف جو اوس کو قیامتِ بپا کروں	آزاد سرو قد دن کو ہر دم کیا کروں

ششادِ پاجگل ہے نجات سے باغین	منسوبِ طولِ قد ہی حماقت سے باغین
------------------------------	----------------------------------

بالا ہی وصف قد نبی قیل وقال سے شمشاد کو سون و دو رہی اوسکے مثال سے	آزاد شکل سرو ہی میرے خیال سے تشبیہ اوسکی کیسی ہو نخل و نہال سے
کیون مرچ قامت آرزو ان شایقون کی ہی آہو کے سناخ پر تو برات عاشقین کی ہی	
دستارے نہ تو پرے اک تار تاج شاہ جو ہر جواہرون کا عرض ہی کہ خاک راہ	مہر چند لعل و زر سے مرصع رہے کلاہ یاسا نے ضیا کم ہی اوسکے بیہ رویاہ
سر پہنچ کھائے بوتہ میں زرتار کا ابھی کھل جائے قلعی سلمہ و مقیش کی سبھی	
یکسر جو سر کو خود سے وہ شہ سنوار لے مشدر ہو چرخ باگ جو وہ شہ سلوار لے	دو چار خود سر و دل کے سروا دم اوتا لے پھر کون ہفت ہشت سے میدان مار لے
یکہے کبہو غضب کی نظر سے جواو کو شاہ اوردہ جائے ترک چرخ کے سر سے وہیں کلاہ	
سرو فقر ازل ہی تو اے سرور زمان ہی آگے سرنگون ترے سر کا سر شان	سرتاج انبیاء سلف افسر سان باز اس میں تجھے ہی خم فرق فرق دان
بحر احد میں سر ترا دُرّ یتیم ہے	

منضم احد سے درج ہے احمد کا میم ہے	
اوس و ذنب کو ناز سرِ چرخ ہے مگر	ہر دم نثار کرتے ہیں سرِ فرق پاک پر
اوس سر پہ چرخ زن ہی فلک سترِ لبس	بہر نثار مات میں بانجم کے لے گہر
یہ سر وہ سر ہے جس نے عیان سترِ حق کیا	
ایما و ابروان نے سرِ ماہ شق کیا	
روشن جبین پاک سے ہی چرخ پر قمر	ہے خیرہ دیکھہ اوس کو مہر کی نظر
برج شرف کا مہر کہوں اوس کو یا سحر	حق وہ ہے نورِ خالق اکبر کہوں اگر
جلوہ ہے نورِ حق کا نبی کے ظہور سے	
عالمِ تمام بھر گیا ایمان کے نور سے	
اوس روئے معصوفی کا سرِ نامہ ہی جبین	ابرو ہے خطِ بطلہ مکشیدِ چین
ناظر ہیں مردِ مک پے حفظِ حقوقِ دین	وہ گوشِ حقِ نبیوشِ نبی کے ہیں سامعین
منظور جس کو مس ہو یہ اوس کو جس نے	
ماتون کو جان سے دہو کے وضو کر کے آئے	
تشبیہ مہرِ چرخ کو لوحِ جبین سے کیا	اس ناز کو مناسبت اوس نورِ دین کیا
روشن نہیں ہی وہ ترے نقشِ گہن سے کیا	خادم کو ہمسری ہو مشہرِ مسلیں سے کیا

ہم رنگ تیرے رخ کا ہو خور کیا مجال ہے
 ذرہ اوس آفتاب کا ہونا محال ہے

روشن سبق رہے میرا عین یقین اب
 ہوصا چشم شعر پہ گر حور عین سے اب
 تاضو میں صرف نخو ہوں طرز بہین سے اب
 لے لون میں باج چشم غزالان چہین سے اب

گر چشم لطف سے نظر التفات ہو
 ہر فرد امت آپکا عین القضاات ہو

ہمچشم چشم چشمہ خورشید کب رہے
 چشم نبی کے رشک سے بتا بت رہے
 کہا آبرو ہو اوسکی وہ بے آب جب رہے
 ہر نبی نہ ہو تو اسیر غضب رہے

ہی نور چشم شمس و قمر چشم پاک سے
 پر چشم پاک کو نہیں نسبت ہی خاک سے

مژگان کو میں نے ناوک و خنجر کہا تو کیا
 چشمین کو مہر و چشمہ کو شر کہا تو کیا
 ابرو کو تیغ و صارم و شتر کہا تو کیا
 بینی کو موج و نخل صنوبر کہا تو کیا

ان استعاروں سے کہیں تشبیہ ہوتی ہی
 موقع یہ ہونہ بات تو تنبیہ ہوتی ہے

وصف دہن میں لبہ امصری کی ہی قلی
 قد شاخ گل تو بینی ہی شب بو کی اک کلی

خوشبو شام جان ہو ہوا اوس پہ جب چلی
ہی وہ ہوا سموم گرا اوس گل کی بو نہ لے

بینی نہیں ہے روی منور کے سا۔ نے
طوبی سپا ہے چشمہ کوثر کے سامنے

انگشت بینی ہے تو دو رخ ماہ پارک ہیں
یا شمع طور کے یہ دو رخ دو شرارک ہیں
اعجاز ہے خدا کا یہ اوسکے اشارک ہیں
یا اوج بہت کچھ روشن ستارک ہیں

آتش کو رخ سے دیتے ہیں بہت جہا نہیں سب
پر نور کی ہونا سے نسبت بہت عجب

دل کا کھلے شگوفہ تو کچھ بن کیگی بات
تنگ شکر کی تیرے دہن پہ ہو ہی بات
غچہ کہوں دہن کو لبون کو کہوں نبات
منہ کہوں لوح پاک میں کہا میری کائنات

محبوب تجھ سا خلق میں شیریں دہن نہیں
گلشن میں کوئی طوطی بھی شکر شکن نہیں

مرجان کہوں عقیق کہوں لعل لب کہوں
اوس لب کی ہی کلام خدا کو طلب کہوں
جو کچھ سنا سوا اوسکو میں لب لب کہوں
نسبت لبون کو سنگ سے دیا عجب کہوں

عسی ہو زندہ دل جو ترا لب ذرا لے
میر سے لے ہی امی مگر صاحب بھلا لے

دندان کا استھارہ جو گوہر میں کروں	مجرعہ او سکے سینے کو نشتر سے میں کروں
ہم رنگ تیرے داتوں کو اختر سے میں کروں	ہم سرخ زلف کو حیف کہ جوہر سے میں کروں
موتی کا سینہ چاک ہی الماس کہانے سے	پیر آب ہی ترے لئے آنسو بہانے سے
یہ ہیں لقب ہو جبکہ شہر سلین کا	دندانہ دانت کیوں نہ ہو یسین کے سین کا
دندان پہ دانت اوٹکے ہے ہر مہر جبین کا	پروین لقب ہی او سکے مگر خوشہ چین کا
وارون میں سلنگ اگر کہکشان رہے	نیسان بھی صد قے پو وہ اگر دُرفشان رہے
چاہِ ذقن تو چشمہ آبِ حیات ہے	اور خطِ سبز جونِ خضر خوش صفات ہے
اوس چاہے جو دور ہو اوس کو معات ہے	مل زندہ او سکے چاہ میں ہنٹا تو نجات ہے
ظلماتِ ریش پاک کو کہنا سزا نہیں	بولوں سوا دِ چشم او سے کب بجا نہیں
عارضِ سکندر آپکا اور خضرِ سبز خط	یارِ ریش ہے ہلالِ قورخ مہر کے غلط
قرأت میں سورہ نور کا کرتا ہوں بے غلط	ہر شعر معِ ریح تو تفسیر ہے غلط
ریخِ مصحفی ہے ریشِ حروف سیاہ ہیں	

حق کا کلام ریش و رخ دین پناہ ہین	
جب ماتون مات دین مجھے تائید لا جواب جو چو میں میر ماتون کو یک دست شیخ و شاب	امی سید رسل ید اقدس تبرے شتاب لکھن وہ دست بستہ مضامین دستیاب
و ادست دست حق کہ باری بکار دست وارد و گر نہ بہتر ازین پشت خار دست	
بیعت میں جلتے ہین ید اللہ تیرا مات یک دست تیرے مات ہے تقدیر کائنات	کیون کر بشر کائنات ہو یہ دست خوش صفا و اللہ عیان ہے صاف سر دست اسم ذات
اسان ہے کیا مصافحہ روح الامین کو بیعت کا شوق دل سے ہی جب مرسلین کو	
پنچے سے جان بچا ناہی مر جان کو اب محال چاہے جو دست بوس خا ہو وے پایا ل	ہی سوزِ نار رشک سے جل کر چنار لال گل رنگ مات تیرے تو ناخن ہین جوین لال
گو یا شفق سے صاف نمود ہلال ہے پر ماہ تاب کب ترے نک کے مثال ہے	
انوار حق کا گنج وہ سینہ ہی خوش نہاد صدر کا درس دے مجھے اسے میر اوستاد	مضمون شمس بازغہ میں نے کیا ہے یاد تا سورہ شرح صدر کا پہننے سے دل ہوا د

ہے سینہ یا خزینہ اسرار حق ہے وہ

روشن ہی صاف مطلع انوار حق ہے وہ

کیا آپکو وثیقہ ہے منجانبِ صمد

آنکھیں چراغین جیسے سوا سو کو ہوا رد

وہ ہر شے پر جو نبوت کی ہے سند

اوس ہر پاک سے رنا کفار کو حسد

آگے خدا کے خط وہ ضمانت کا ہمو بس

محض وہ عاصیوں کے شفاعت کا ہمو بس

انوارِ کبریا کا دہرا اوس میں قہر ہے

ہر کلب تیرے کوچکا مانند شیر ہے

ہر دم شکمِ غذائے قناعت سے سیر ہے

کب پیروی کے واسطے امت کو دیر ہے

تھا خوف کچھ بھی گرسنگی سے نہ پیاس سے

ہر دم لگائے رہتے تھے لوربِ ناس سے

مسجدِ نبوی کمر تری اے قبلہ زمین

جیسی کمرِ لطیف ہی ویسا ہی ہے وہ تن

نافِ زمین ہے کعبہ کمر ہے میان تن

خیر الامور اوس تھا کا ہی بھیہ وطن

ایسی کمر کو بوے گل تر کہوں بجا

یا تن کے لیٹنے کا ہے جو ہر کہوں بجا

کہلاؤن تانہ موئے دماغِ سخنوران

نسبت کمر کی بال سے ہوگی وبالِ جان

موتے ستر و فی روح پیر ہی روح اور رون
چو ہے بسان رشتہ جان نازک و نہان

یہ مظهر قدم کی کمر ہے عدم نہیں
عفا کا اس کمر سے تقابل بہم نہیں

تیرے قدم کے فیض سے عالم ہے پایدار
چشم فلک کا ہر مہ ہئی جس پاؤں کا غبار
عرش برین کا پایہ ہی جس پاسے استوار
کیونکر ملال ہو دے نہ تیرا کار بار

سعدین کا قرآن ہی ترے ساعدین سے
تیرے قدم تھے راہِ خدا میں نہ چین سے

رفتار تیری کبک دری دیکھ بھولا چال
ہو تجھے ہم قدم جو مد و مہر ہو زوال
تجھے ہوا ہمیش ہوں ادسکی ہی محال
چھوڑ چکا کج روی کو تیرے آگے بخصال

ہی کون آگے تیرے اے نورِ خدا چلے
بس ہم قدم فقط تیرے حکمِ خدا چلے

اسرار کشف ہوں جو سچین چار آئینہ
پارہ ہوا اضطراب سے ہر بار آئینہ
کس منہ پہ ہوگا آپ سے دو چار آئینہ
ہوگا صفا رخ سے دل افکار آئینہ

آئینہ دار کیون نہ سکندر بن رہے
جمشید جام ناتہ میں لیکر کھڑا رہے

گر بہ تمہارے رعب سے شیرِ ثریان بنے
آگے تمہارے مورچہ پیل دمان بنے
رستم ہو زال زال زن ناتوان بنے
اسفندیار روئین تن آب روان بنے

سنگین دلون کا رعب سے بس زہر آب ہو
جو اُسے نفلِ لطف میں وہ بہرہ یاب ہو

شہ کے قدم پہ آنکھوں کو اپنے ملا کروں
علامہ جانِ دل کو میں اون پر فدا کروں
پاؤں جو میں قدم کو تو بوسے لیا کروں
خاک قدم کو آنکھوں کا سرمہ کہا کروں

دنیا میں لطفِ شاہ سے حاصل مراد ہو
محشر میں اون کے قرب سے دل میرا شاد ہو



شفاعت کا مہل

دل چاہتا ہی تو کن زبان کو علم کروں	اور کلک دو زبان کو بھی تیغ دو دم کروں
شاہنشاہ زمان کا بیان چشم کروں	ہر حرف سے میں شرب پیا یکظم کروں

جب ہو لو اسے حمد سپر کے مات میں	
پھر کیوں نہ فتح باب شفاعت ہو بت میں	

نامے میں میرے ثبت حروف بیاہ ہیں	ذکر مصیبت ہے بزرگ گناہ ہیں
یا عاصیوں کے دل کے یہ سب دوداہ ہیں	ذکر سوادِ عظم است پناہ ہیں

مست چائیں کیوں نہ امیرِ ملاحم کے سامنے	
کیا مال ہیں یہ اوس کے مکارم کے سامنے	

گر وہ ہی گناہ ترا گئے ہی تیرے کاہ	امت کے عاصیوں کا تو ماوا ہی اور پناہ
محشر میں عاصیوں کے لئے ہی تو خضر راہ	خالق کے لگے تجھ کو ہی حال ہی غر و جاہ

مقدور کس کو ہے کہ شفاعت کا دم بھرے	
وہ کون ہی ہمارے حمایت کا دم بھرے	

محشر میں ہو گا جب نبی آدم کا اثر دھام	اور جلوہ گر حلال سے ہو خالقِ انام
نظر امن خوف خالقِ اکبر سے خاص عام	خو امان بشرِ سب کے تو متل کے لاکھام

دہونڈینگے پہلے آدم ذی احترام کو
پاؤینگے اضطراب میں اوس نیکنام کو

یہہ التجا کرینگے دین ای ابو البشر
میش خدا ہماری شفاعت تو چلکے کر
ہم بے حواس قبر خدا سے ہیں سرسبز
تو اول البشر ہے تو ہی خلق کا پدر

ہکو ترے سوا کہیں چارہ نہیں ہے اب
تیرے سوا اے کوئی سہارا نہیں ہے اب

آدم یہ بات سنتے ہی گریان ہو زار
پر کیا کروں کہ کام سے اپنے ہون شرمسار
بولینگے اضطراب سے ہی دل پہ سیر بار
گندم کو کہا کے حق کا بنا ہوں گناہگار

طاقت نہیں ہے آگے خدا کے میں جاسکوں
قہر و غضب سے رب کے میں تھو بھاسکوں

جاوینگے سوئے نوح بشر اونکے پاس سے
تائید کی امید پر اوس حق شناس سے
ہم دم رہینگے رنج سے حرمان و یاس سے
محو تلاش پھرتے رہینگے ہراس سے

ہوگی سلی پائینگے جو وقت نوح کو
ہوگا سرور سار خلافت کے دوح کو

سب یہ کہینگے اون سے ہوتے سب میں بیکار
ایا ہے ابو البشر سے ہم آئے ہیں یا نخل
پاتے نہیں ہیں ہم کوئی یان آپکا بل
بے بہرہ ہکو رکھنا تعجب کا ہے محل

آگے خدا کے چلے شفاعت کے واسطے
رنج قدم کو کیجے اعانت کے واسطے

اوتس نوح نوحینکے نعرش وہ کہے یاد	باوصف کفر کہا جو گناہ سے اتحاد
امت کو بد دعا سے ہی کی اوسنے نامراد	بولینکے انفعال سے اوسدم وہ خوش نباد
اگے خدا کے جائے کب یا گناہ ہگار	
کس طرح سے ہوا و سکوت شفاعت کا اختیار	
پھر ان سے لوگ سوئے خلیل خدا چلین	گلزار پر بصورت باد صبا چلین
ہمان کے طرح جانب ہمان سر چلین	پھر تجوین اونکے بسر و رضا چلین
پائینگی دہوند و مانند کے ہمان نواز کو	
عقرا نیکی شفیع اوسی سر قرار کو	
بو یگی خلق سہل ہے دشوار آپکو	آتش دہکتی ہو گئی گلزار آپ کو
خلق خدا سمجھتی ہے سردار آپکو	شہر اچکی ہے آج مددگار آپ کو
یہ عرض ہی کہ آج مدد کیجو ہمیں	
تہر و غضب سے رب کے بچا لیجیو ہمیں	
غرق عرق خلیل ہوں سن سکے یہ کام	دل کو جلا کے سوزند امت سے وہ ہام
بولینکے ہتم ہوں نہیں ہی یہ میرا کام	و فقر میں کا زبوت کے ہو دوج میرا کام
کس منہ سے سب کے سامنے میں عرض کس کو	
بہتر یہی ہے اپنا سامنے لیکے چہپ رہوں	
یہ سکے نامید چلینکے سہی بشر	موسیٰ کے حق جو میں بہت ہو کے و رہا
پائین کلیم کو تو کہیں مات چوم کر	اسوقت التجا یہ ہماری ہا خوش بسر

<p>خود مرد داد ناگ اس تیرے پاس سے ہیں اور پاس سے خوفناک ہے دلوں میں سنا ہیں</p>	
<p>ذی رتہ تم ہو رب سے سدا بہکلام ہو تم صاحب کتاب ہو ذی ہمت رام ہو</p>	<p>سب نبیا میں تم تو ترے نیک نام ہو اولاد اسرئیل کے تم ہی امام ہو</p>
<p>تم اوج افتخار کے ماہ منیر ہو ہم بیکوں کے واسطے تم دستگیر ہو</p>	
<p>سنگر ستایش اپنی بہتہ رویش کے کلیم قاتل ہوں ایک بندے کا اوسکا ہی مجھ کو ہم</p>	<p>بولینگے صاحب کو کہ میں ہوں مجرم قدیم میں قابل قصاص ہوں بخشے مجھے کریم</p>
<p>نا دم ہوں منقل ہوں بہت شرمسار ہوں درگاہ حق سے عفو کا اسید وار ہوں</p>	
<p>کسطح آگے خالق اکبر کے جاؤں میں مجرم ہوں مجرموں کو بھلا کیا بچاؤں میں</p>	<p>کیا عذر اپنے جرم کا اوس کو تباؤں میں اسکان نہیں ہی یہ کہ زبان کو ہلاؤں میں</p>
<p>روح قدس سچ سے اوس پاس جائیو آگے خدا کے تم اوسے مشافع بنائیو</p>	
<p>موسلی کے جب کلام ہو گا اونہیں سرور دیکھائی دیگا دور سے جب اونکے رخ کا نور</p>	<p>تالاش میں سچ کے ٹھکانے دور دور بولینگے مرجا بک یا سید الغیور</p>
<p>اوس شمس رخ پہ جا کو پٹنگا کرینگے وہ قدموں پہ اونکے اپنے سروں کو دہریں گے وہ</p>	

پوچھینگے تب سبب اس خطرات کا ظاہر کریں گے حال دل بے قرار کا	بتا سینگے وہ اپنے تعلق جان لا کے بجروح سبب ہو گیا ہر اک و لنگا کا
یہ سنے کے اضطراب سے روئیں گے تب سبب دریا غم میں دل کو دبائیں گے تب سبب	بویں گے تم رسول ہو اما داب کرو اس وقت کبریا سے شفاعت طلب کرو
کر کے خطاب بویں گے اسی صاحبو سنو احوال زار سے میر تم اپنا سر و نہو	سنبھ اپنا اشک چشم سے دھوئیں گے تب سبب آنسو سے اپنے روتی پروئیں گے تب سبب
میر کو متہم کسی بخار سے کیا مجھے جو کچھ کیا وہ سب انکار سے کیا	امت نے در بدر او نہیں گہر با سے کیا پر قصد قتل میرے لئے دار سے کیا
خالق کو میرے باپ ہی میرا بنا دیا اصل کلام کو میرے بالکل چھپا دیا	فضل خدا نے صد سے اونکے بچا لیا پھر چرخ چارین میرا مسکن بنا دیا
نرمندہ کر دیا مجھے خالق کے سامنے رہا بنا دیا میرے رازق کے سامنے	بیٹا خدا کا بندے کو لکھ کر دکھا دیا یکے خلاف ترجمہ اوسکا سنا دیا
لرزہ ہے تن میں اور دل و جان بے قرار ہیں اجر کے خاک تاب سے بزرگ نام ہیں	طاقت نہیں ہے چلنے پا میرے زار ہیں وہ جا سکیں گے جو کوئی مرکب ہوا ہیں

سستی سے میرے فریکے میرا دل تنگ ہے
 سچو نہ زینہار کہ یہ غدر لنگ ہے

رہوار کوئی تیز میسر نہیں مجھے
 چرسیدالرسل کے مقتدر نہیں مجھے
 اور مرکب براق تو خوگر نہیں مجھے
 موجود اس جگہ کہیں اتر نہیں مجھے

جاؤں جو اس گدھے پہ تو شہیر ہوگی اب
 بہت دلد کی ہوگی تو کفیر ہوگی اب

سید تو میں نہیں شرف المرسلین نہیں
 گناہ ہے وہ نام جو نقش نگین نہیں
 میں بندہ ضعیف ہوں سردار دین نہیں
 ہمایہ احمد عربی کا کہیں نہیں

یہ روز روز او سکا چلتے ہوا ب چلو
 چاہو شفاعت او سکے او شہو بلکے سب چلو

سنکر یہ لوگ ٹھکنے مارا کے واسطے
 مندر نشین عرش معلّٰی کے واسطے
 تالاش کرتے جاوینگے لجا کے واسطے
 جیون تشنہ کام آب مصفا کے واسطے

پاؤینگے جبکہ اس نبی مشرقین کو
 بالراس وعین رکھیں گے قدموں پہ عین کو

بولینگے یا نبی نہیں باقی ہم میں تاب
 اور آتش خدا سے دل جلے ہی کباب
 نیزے پہ اگیا ہے قیامت کا آفتاب
 میزان دہرا ہے ہوتا ہے اعمال کا حساب

عصیان کثیر ثبت ہیں اعمال ناموں میں
 نیکی بہت قلیل رہی اپنے کاموں میں

دیکھو یہاں یہ چھوٹی بارجم کے
آواز بڑی دیرین قہر عظیم کے

سامان ہو چکے ہیں عذاب الیم کے
کوزے بہرے دیرین سبب جہیم کے

دفع پر پل صراط ہے باریک تیغ سے
ہم دیکھتے ہیں اوسکو کمال درین سے

نیکی ہے کم گناہت کیا حساب دین
سب کے طرف سے آپ ہیں اسد م جواب دین

ہم سے اگر سوال ہو اب کیا جواب دین
وہ ہے عقب سے لاندہ عمل کی کتاب دین

پاتے ہیں رب کو ہم تو نہایت جلال دین
اپنا نتیجہ کیا ہو نہیں کچھ خیال دین

برائے امید پریشان ہیں پاس سے
بخشائے گناہ سبھی رہا نام سے

دیچے تسلی آئے ہیں جہاں ہر اس سے
جائیں کہاں چلائیں جو آپ اپنے پاس سے

وعدہ کیا تھا حق نے جو اوسکو ادا کرے
اور درجہ شفاعت کبرئے عطا کرے

یعطیک ربک ہے ہمیں یاد یا نبی
عصیان سے عزا وہ ہیں کرو شاد یا نبی

نافذ ہوا آج آپکا ارشاد یا نبی
محروک مقام ہو آباد یا نبی

آگے ہمارے سورہ محمد کا ہے کھلا
ماور مغفرت طلبی ہو محمد صدا

پوچھیں گے ہر لطف سے ہر اک کا ماچا
گھبراؤ مت کہ خوف نہیں تلو کہ ہوا

دیکھیں گے شاہ دین ہر اقدس کو تبا و تھا
فرمانے لگے امت مرحوم مرجبا

	<p>رب غفور تو نہیں وعدہ خلاف ہے بخشش کا وعدہ حشر کے دن خاص ہے</p>	
<p>ہر طرح کے الم کو سرت بنالیا ہر طرح سے نقاب شفاعت بنالیا</p>		<p>ہمنے ہر ایک رنج کو راحت بنالیا عزت کو اپنے فدیہ امت بنالیا</p>
	<p>تم آل ہے ہمارے زیادہ عزیز ہو جس شے کو دل سے چاہتے ہیں ہم وہ چیز ہو</p>	
<p>امت کے بخشواینکا عہدہ مجھے ملا پیر کو آج رتبہ بجز میرے ہو بہا</p>		<p>جنت کے کنجیوں کو خدا نے عطا کیا میری رضامین اپنی رضا کو سنا دیا</p>
	<p>لیجا کے ساتھ حق سے تمہیں بخشواونگا جنت میں لےنے ساتھ تمہیں لیکے جاوونگا</p>	
<p>گلشن سے جسطرح رہے باد صبا بہم ستر ہزار سات فرشتوں کا ہوشم</p>		<p>پھر لے چلیں گے امتیوان کو شہ امم ہوگا لو اسے حد کتابت میں علم</p>
	<p>حضرت کے سات امت مرحوم ہو روان اور اہتمام میں ہوں ملک پیش و پس روان</p>	
<p>عرش برین پہ سید ہے طرف جاگزیں برین سجدے کے واسطے وہیں سر بر زمین برین</p>		<p>جاہ و چشم سے جبکہ روان شاہ دین برین محمود کے مقام پر پسند نشین برین</p>
	<p>آئے نذایہ حق سے کہ اب سرا و تھا میو مطلوب موجود کچھ تمہیں سب کہہ سنا میو</p>	

تفویض تھا ازل سے شفاعت کا مجھ کو کام	شہ عرض یوں کرینگے کہ امی خالق انام
امت کو میرے بچدے رکھ چھکو نیک نام	اسدن کے واسطے ہی وہ وعدہ ہتا لا کلام

وعدہ وہ پورا کر دے کہ میں سرخرد رہوں	
میدان رستخیز میں تارا راست گورہوں	

رحمت کا ہونز ول خداے عظیم سے	بحر کرم کو جوش ہو ذات قدیم سے
کر کے خطاب اپنے نبی کریم سے	اوے صدا حضور غفور الرحیم سے

خاطر سے تیرے بچتے ہیں سینے گناہ کو	
افزون کیا ہے تیرے لئے عز و جاہ کو	

حضرت اٹھا کے سروہن شکر و ثنا کریں	بیحد سپاس خالق ہر دوسرا کریں
امت کو بخشو اے بہشت او کی جا کریں	پھر عاجزی سے دوسرا سجدہ ادا کریں

بولینگے اور باقی بہت ہیں گناہگار	
دیندار ہیں پہ نیکی نہیں اوغین زمیندار	

کرفتح باب مغفرت اونکے لئے خدا	وعدہ تہی ہو پورا جو امت ہو سب را
دریائے مغفرت کو وہیں جوش ہو ذرا	اُسے صدا کہ خلد مکان او کا ہو گیا

بہر اوے شکر جھکا سینگے سربنی	
حمد و ثنا کرینگے وہیں سرب سربنی	

امت کو جبے و بارہ کریں داخل بہشت	پیر و نبی کے کیوں نہ رہیں مایل بہشت
پیش نظر رہیگی نہ کچھ حائل بہشت	مسرور ہو رہینگے وہاں سائل بہشت

<p>غلمان و حوروں کے خدمت کے آئینے فرش حریر قصر جنان میں بچھائے</p>	<p>سجدہ کرینگے تیرا تب بہر عاصیا ایمان کے سوا نہیں کچھ انہیں نیکیاں</p>	<p>اُمیں جو لو تکر بنی آخر الزمان بولینگے باقی اور گنہگار ہیں یہاں</p>
<p>توحید تیری میرے رسالت کا ہی قرار پر کوہ معصیت کے ہو ہیں وہ زیر بار</p>	<p>بچے گناہ اونکے سقر سے رہا کرے جس بات میں خوش ہوں وہ مجھ کو عطا کرے</p>	<p>یارب امید یہ ہے تو وعدہ وفا کرے اور مرتبہ بہشت میں انکے سوا کرے</p>
<p>امت کی مغفرت کے لئے ہے یہ التجا میں اپنی ذات کے لئے کرتا نہیں دعا</p>	<p>اکبار آوے جوش میں دریا سے فیض عام مینے کیا ہے آج تجھے مامن انام</p>	<p>جس دم کرینگے جا کے بنی حق سے یہ کلام اُسے نذایہ حق سے تو ہے خلق کا امام</p>
<p>مقصود میرا تیرا ہے بس عز و جاہ ہے میرا جلال میرے سخن پر گواہ ہے</p>	<p>پیر ظل عاطفت میں او نہیں مینے دی پناہ بیشک ہی عکس ہر سے تیرے فروغ ماہ</p>	<p>بخشا ہے مینے اب تیرے امت کے گناہ جنت کے سمت اونکے لئے کہولی مینے راہ</p>
<p>تو ہی حبیب میرا میں محبوب تیرا ہوں طالب تو دل سے میرا میں مطلوب تیرا ہوں</p>		

اے مومنو نبی نے کہو تمسے کہا کیا
عید الضحیٰ میں فدیہ امت دیا کیا
ماں اپنی اہل بیت کو تم پر فدا کیا
امت کا ذکر تادم آخر کہا کیا

احسان کے عوض تو احسان کرتے ہیں
کیا اوسکا بدلہ صاحب بیان کرتے ہیں

اتنا تو ہو کہ جشن ولادت سے خوش بنیں
محفل کو شمع نعت سے روشن بنا رکھیں
ہر سال روز مولد اقدس خوشی کریں
یہہ ہی نہو تو اوسکے مزاحم نہ ہو رہیں

نیکی کا بدلہ کرتے ہو محسن سے یوں بدی
لو تیرے تین صدی تیری چودھویں صدی

بعض اونیں جشن پاک کے منکر کھاتے ہیں
اوشنا سلام میں نہیں جائز دکھاتے ہیں
میلاد کے سرور کو بدعت بتاتے ہیں
آثار کے بزرگی کو باطل سمجھتے ہیں

احسان کا بدلہ ایسا ہی ہوتا ہے صاحبو
محسن کی ردا کسی ملت میں ہے کہو

کافر جو بولہب تھانی حال اوسکا عجبان
کبھے میں جیب تھامرف پرستاری بتان
تبت پیدا الیہب تھری جسکی شان
اگر توبہ کرنے لگی اوس سے یہ بیان

ہو مژدہ ابن اخ تیرا پیدا ہوا ہی آج
نور خدا جہان میں ہو یا ہوا ہی آج

ستے ہی اس نوید کے اوسکو ہوی خوشی
دوا نگلیوں سے اپنے اجازت یہاں سے دی
منوع تھا سخن سے پرستش میں وہ شقی
بدے میں اوس خوشکے تو آزاد ہوا بھی

	<p>آزاد کر کے حکم رضاعت اوسے دیا اتنا سرور اسکو ولادت کے دن ہوا</p>	
<p>نار سقر سے حال ہے اوسکا بہت نزار روئے نبی دکھا مجھے اسی میر کردگار</p>		<p>نمازت کلام حق سے نبی اوسکا خلودنار نادم ہوا اپنے کفر سے کہتا نبی بار بار</p>
	<p>اوسکی غذا ذقوم ہے آب حمیم ہے تشنہ ہے گرسندہ ہی عذاب الیم ہے</p>	
<p>محفوظ ہے عذاب سے اوس روزاوسکاتن سیراب دس کرتے ہیں اوسکے لب و دہن</p>		<p>دو شنبہ ہے جو مولد شاہنشہ زمن اوسدن ہے اولن دوا انگلیوں شیر خوشن</p>
	<p>دو شنبہ اوسکے واسطے راحت کا روز ہے میلا دکی خوشی اوسے بس دل فروز ہے</p>	
<p>تہورتی خوشی جو روز ولادت ادا کرے سیراب اوسکو شیر سے اوسدن کیا کرے</p>		<p>قرآن میں صاف جسکی نذرت ہوا کرے دوزخ سے اتنی بات پہ سکورنا کرے</p>
	<p>مومن سے ہو یہ کام تو پہر کیا نرے خدا دے قصر خلد و حور و معنی پاک اوسے خدا</p>	
<p>اس جشن سے تم اپنی سعادت طلب کرو علامہ تم نبی کی شفاعت طلب کرو</p>		<p>ای مومنو خدا سے ہدایت طلب کرو اور خاتم الرسل کی حمایت طلب کرو</p>
	<p>حاصل تمہارا مقصد دل شہ سے ہون سبھی صلی علی النبی و علی عترت النبی</p>	